جولائی ۲۰۲۵ء

پاک جمہوریت

DIRECTORATE OF ELECTRONIC MEDIA AND PUBLICATIONS
وزارتِ اطلاعات و نشریات کا جریدہ
جلد: 65   شمارہ: 07

DIRECTORATE OF ELECTRONIC MEDIA AND PUBLICATIONS

جولائی ۲۰۲۵ء

پاک جمہوریت

وزارتِ اطلاعات ونشریات کا جریدہ

جلد:65 شمارہ:07

	اداریہ		۵
۱۔	جنگ نہیں امن؟	ناصر نقوی	۶
۲۔	پاکستان کی سفارتی محاذ پر بھی فتح	رباب زہرا	۱۳
۳۔	پانی ہے زندگی معافی کی گنجائش نہیں	رباب زہرا	۲۰
۴۔	آرمی چیف فیلڈ مارشل جنرل سید عاصم منیر کا دورہ امریکہ اور خطے پر اس کے اثرات	امتیاز احمد تارڑ	۲۶
۵۔	اکشتن ابلیس کارے مشکل است (ابلیس کو مارنا مشکل کام ہے)	اسماء بابر	۳۲

نگران اعلیٰ: محمد سلیم
نگران: ثمینہ فرزین
منیجنگ ایڈیٹر: شبیہہ عباس
چیف ایڈیٹر: ماریہ رشید ملک
ایڈیٹر: مائرہ جاوید

ڈائریکٹوریٹ آف الیکٹرانک میڈیا اینڈ پبلی کیشنز،
291۔اے،ایم اے جوہر ٹاؤن لاہور
انتظامیہ:042-99333909
مدیر:042-99333912
email:editor@pakjamhuriat.org

انتباہ

ادارے اور میگزین ”پاک جمہوریت“ کا مقصد عوام الناس کو آگاہ کرنا اور بہترین مواد مہیّا کرنا ہے۔ البتہ شمارے میں شامل تمام مضامین مصنفین کی ذاتی آراء پر مشتمل ہیں۔ لہٰذا ادارے یا ادارے کے کسی فرد پر ذمہ داری عائد نہیں ہوتی۔

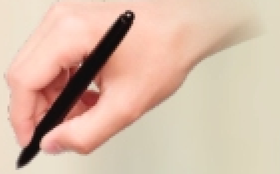

اداریہ

یہ جولائی کا مہینہ ہے اور پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگ کی گونج اب بھی سنائی دے رہی ہے۔ہم آج بھی پاکستان کے آبی خودمختاری پر کوئی سمجھوتہ کرنے کو تیار نہیں۔ جنگ کے بعد پاکستان کو دنیا کے سامنے ایک اور محاذ پر اپنی سفارتی پوزیشن کا دفاع کرنا پڑا۔ ایک تجربہ کار سیاستدانوں کی ٹیم، بلاول بھٹو کی قیادت میں، امریکہ اور دیگر ممالک بھیجی گئی تا کہ پاکستان کے بیانیے کا دفاع کیا جا سکے۔ پاکستان کے ان سفیروں کے کامیاب دورے کے بعد وائٹ ہاؤس کی جانب سے فیلڈ مارشل سید عاصم منیر کو دعوت دی گئی۔ فیلڈ مارشل کا وہاں شاندار استقبال کیا گیا،لیکن یہ واقعہ عالمی طاقتوں کے اتحادوں میں تبدیلی کی چالوں کو ظاہر کر رہا تھا۔ دنیا نے ابھی بھارت اور پاکستان کی جنگ کے خاتمے کو دیکھا ہی تھا کہ ایک اور جنگ ایران اور اسرائیل کے درمیان چھڑ گئی۔ یہ عالمی برادری کے لیے کوئی حیران کن بات نہ تھی کیونکہ اسرائیل بارہا ایران کے جوہری پروگرام کو ختم کرنے کے عزم کا اظہار کرتا رہا ہے، اور اس نے بالکل وہی کیا— ہدفی حملوں کے ذریعے ایران کو نشانہ بنایا۔

اللہ کرے کہ دنیا میں امن واپس آجائے اور ہم سب سکون سے جی سکیں۔ آمین۔

شکریہ

ایڈیٹر پاک جمہوریت

جنگ نہیں امن؟

ناصر نقوی

(مصنف سینئر جرنلسٹ اور کالم نویس ہیں)

قیام پاکستان سے لے کر آج تک ریاست کے کبھی بھی جارحانہ عزائم نہ تھے نہ ہی ہیں کیونکہ وہ آئین وقانون کے تحت ''جیو اور جینے دو'' کے اصولوں پر پختہ یقین رکھتی ہے لیکن بدقسمتی سے تقسیم ہند کے بعد بھی ہمسایہ ملک بھارت نے اس پالیسی کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی ان کے رہنماؤں نے روز اول سے ''اکھنڈ بھارت'' کا نہ صرف خواب دیکھا بلکہ اسے پورا کرنے کے لیے بابائے قوم حضرت قائداعظم محمد علی جناح اور تمام اکابرین کو پاک بھارت کنفیڈریشن کا درس دیتے ہوئے ترقی اور خوشحالی کا فارمولا قرار دیا۔ جبکہ تقسیم ہند کی بنیاد ہی دو قومی نظریہ تھا جو آج بھی اپنی حقیقت رکھتا ہے، کروڑوں مسلمان بھارت میں آج بھی اپنی غلطی کی سزا بھگت رہے ہیں انہیں ہندو اکثریت اقلیت اور محکوم سمجھتے ہوئے انسانی حقوق دینے کو تیار نہیں بلکہ ان کا استحصال کرنے میں مصروف ہے۔ بھارت کی جانب سے زیر قبضہ جموں وکشمیر میں مسلمان اکثریت کو ہر دور میں جائز ناجائز حربوں سے اقلیت میں تبدیل کرنے کی کوشش بھی کی گئی لیکن کامیاب نہیں ہو سکی۔ یہ کڑوا سچ ہے کہ کشمیری بھارتی ظلم و بربریت کا دہائیوں سے مقابلہ کرتے ہوئے آج بھی اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق ''حق رائے دہی'' کے مطالبے سے دستبردار نہیں ہوئے۔ بھارت کی ہر حکومت نے ان پر نہ صرف لشکر کشی کی بلکہ ظلم وتشدد کے پہاڑ ڈھائے پھر بھی تین نسلوں کی قربانی دے کر بھی کشمیری اپنی جدوجہد سے پیچھے نہیں ہٹے، موجودہ بھارتی وزیراعظم مودی جی کی کامیابی کا راز ہی مسلمان دشمنی اور بطور وزیر اعلی گجرات مسلمانوں کی قتل و غارت گری ہے اسی لیے آر۔ ایس۔ ایس جیسی انتہا پسند تنظیم کی خوشنودی میں وہ اسلام اور مسلمان دشمنی سے اپنے اقتدار کو طول دینے کے لیے ہمہ وقت سازشیں تیار کرتے رہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ بھارتی مسلمانوں اور کشمیریوں کے لیے مودی دور حکومت بدترین ثابت ہوا ہے۔ پہلے مودی

نے آئینی تبدیلی سے کشمیر اور کشمیریوں کی خصوصی حیثیت کو ختم کیا پھر مقبوضہ کشمیر میں فوج کی نفری بڑھا دی، جب بات نہیں بنی تو کشمیری نوجوانوں، خواتین اور بچوں کی زندگی اجیرن بنانے کے لیے انسان دشمن منصوبے بنا کر قید و بند کی اذیت ہی نہیں، انہیں فائرنگ کا نشانہ بنا کر آنکھوں کا نور تک چھینا گیا۔ اہم رہنما اور نوجوانوں کو بھارت دشمن قرار دے کر پھانسی لگایا گیا لیکن کشمیریوں کی جنگ آزادی ماند نہیں پڑی بلکہ پہلے سے بھی زیادہ مضبوط ہوگئی مملکت پاکستان اور ہر عسکری و سیاسی قیادت نے کشمیریوں کے اصولی موقف کی حمایت کی اور بابائے قوم کے ارشاد کے مطابق کشمیر کو پاکستان کی شہ رگ اور اقوام متحدہ کی قراردادوں کو مسئلہ کشمیر کا حل کر جانا، یہ موقف بھارتی حکمرانوں کو کبھی اچھا نہیں لگا انہوں نے اپنے ناکام اور ادھورے خواب پورے کرنے کے لیے الزامات کا بیانیہ اور دہشت گردی کی وارداتوں سے ''پراکسی وار'' شروع کر دی اس نے افغانستان کے غیر معمولی حالات سے بھی بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے وہاں اپنے سفارت کاروں کے ذریعے کیمپ بنا کر دہشت گردوں کی پشت پناہی سے پاکستان کو غیر مستحکم کرنے کی ہر ممکن کوشش کی، پھر بھی وہ مسلح افواج اور عوامی طاقت کا مقابلہ نہیں کر سکا اور پاکستان نے بھرپور اجتماعی کوشش سے دہشت گردوں کو خطیر مالی اور جانی نقصان اٹھا کر سرحد پار دھکیل دیا۔ پاکستان کی اس کامیابی کے بعد بھارت نے جھوٹے الزامات کا طوفان برپا کر دیا ''پلوامہ'' ہی نہیں پہلگام کے ''فالس فلیگ'' واردات کو پاکستان کے نام لگا کر 1960 کا سندھ طاس معاہدہ معطل کر کے آبی دہشتگردی کا پیغام بھی دے دیا۔ پاکستان نے اس سلسلے میں صبر و تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے واضح جواب دیا کہ، پہلگام، کی ہم نہ صرف مذمت کرتے ہیں بلکہ اس کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کرتے ہوئے غیر مشروط تعاون کے لیے بھی تیار ہیں، تاہم یہ بھی بتا دیا کہ سندھ طاس معاہدہ یکطرفہ طور پر دو ممالک میں سے کوئی ایک بھی ختم نہیں کر سکتا، اگر بھارت نے اپنے فیصلے پر نظرثانی نہیں کی تو آبی جارحیت کو ہم جنگ کی دھمکی ہی قرار دیں گے معاہدے کے ''گارنٹر'' عالمی بینک کے بھارتی نژاد چیئرمین نے بھی پاکستانی موقف کی حمایت کرتے ہوئے وضاحت کر دی لیکن مودی جی اس سال آر۔ ایس۔ ایس کی سویں سالگرہ پر انہیں خوش کرنے کے لیے پاکستان سے آمادہ جنگ ہوگئے۔ پاکستان کی سیاسی و عسکری قیادت نے جواب میں بتا دیا کہ ہم جنگ نہیں امن کے خواہاں ہیں پھر بھی اگر بھارت نے کوئی ''ایڈونچر'' کیا تو ہم جوابی کاروائی کا حق محفوظ رکھتے ہیں لہذا مودی جی ہوش کے ناخن لیں، اگر کچھ نیا کیا تو ہم بھی بہت کچھ نیا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ لیکن مودی سرکار نے پاکستان کو بھی گجرات سمجھتے ہوئے چھ اور سات مئی 2025 کی رات کو اندھیرے میں اپنی واردات ڈال دی, پاکستان کے مختلف شہروں میں ''ڈرونز حملے'' کر کے افرتفری اور انتشار پیدا کرنے کی کوشش کی۔ پاکستان کی حکومت اور عسکری قیادت نے ایک مرتبہ پھر سمجھایا کہ تکبر اور غرور ہی نہیں جنگی جنون بھی مسائل کا حل نہیں۔ پہلگام سے پاکستان کا کوئی تعلق نہیں غیر جانبدارانہ تحقیقات کرا کے خطے میں امن کو ترجیح دی جائے لیکن جنونی مودی اور اس کی سرکار کو بڑے ملک، بڑی جمہوریت ہونے کے نشے میں کچھ سمجھ نہیں آیا، ایسے میں پاکستان کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا تو 10۔ مئی کی الصبح عین اسلامی انداز میں نماز فجر کی ادائیگی کے بعد معرکہ حق میں ''آپریشن بنیان مرصوص'' سپہ سالار جنرل عاصم منیر اور

پاک فضائیہ کے سربراہ ظہیر الدین بابر کی قیادت میں جائنٹ چیف آف سٹاف کمیٹی جنرل ساحر شمشاد مرزا کی زیرِ نگرانی عمل میں آیا اور چند گھنٹوں میں زمینی، فضائی اور سائبر حکمت عملی سے ازلی دشمن کو چاروں شانے نہ صرف چت کر دیا بلکہ ایسا سبق سکھا دیا کہ ابھی تک وہ اپنے عوام، اپوزیشن اور پارلیمنٹ کو جواب نہیں دے سکتا سک دیا۔ فرانس کی کمپنی کو،، رافیل،، کی تباہی سے بھی ڈیمانڈ کے مطابق آگاہی نہیں دے سکا۔ یہی نہیں ایک ہی وار میں پاکستان نے انہیں امریکہ یاد کرا دیا اور اس نے فوری مداخلت سے ’’سیز فائر‘‘ کرا دیا پاکستان جنگ نہیں امن چاہتا ہے اس لیے سب مطمئن بلکہ تاریخ ساز کامیابی پر حکومت اور کابینہ نے جنرل عاصم منیر کو فیلڈ مارشل کا اعزاز بھی عطا کر دیا لیکن مودی جی اور ان کے وزراء ابھی تک زخم چاٹ رہے ہیں ان کا دعویٰ ہے کہ ’’آپریشن سندور‘‘ ابھی ادھورا ہے اسے جلد مکمل کیا جائے گا جبکہ وزیرِاعظم پاکستان شہباز شریف نے واشگاف الفاظ میں کہہ دیا ہے کہ ہم مذاکرات اور جنگ دونوں کے لیے تیار ہیں۔

حکومت اور عسکری ترجمان نے قوم کو اعتماد میں لے کر یہ پیغام بھی دے دیا کہ ابھی پاکستان نے صرف اپنی (پانچ) 5 سے 10۔ فیصد صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا ہے اگر کوئی نیا ’’ایڈونچر‘‘ کیا گیا تو پہلے سے بھی سخت جواب دیا جائے گا لیکن مودی اور ان کے وزراء اپنے عوام کو بیوقوف بنانے کے لیے بڑھکیں مار رہے ہیں، پہلے ’’ترنگا یاترا‘‘ کا ڈرامہ رچایا گیا اب دعویٰ ہے کہ پاکستان کے ایئر بیس اور ایئرپورٹ پر کھڑے جہازوں کو تباہ کر دیا ہے پھر بھی نہ عوام مطمئن، نہ ہی اپوزیشن کو تسلی ہوئی۔ کانگرس کے اپوزیشن لیڈر راہول گاندھی نے طیاروں اور نقصان کی

تفصیلات طلب کیں تو جنرل ریٹائرڈ بخشی نے مودی کی محبت میں انہیں پاکستان ہجرت کرنے کا مشورہ دے دیا، پھر راہول گاندھی حکومت سے پوچھ رہے ہیں کہ امریکہ بہادر کی جی حضوری میں سرنڈر کیوں ہوا۔ بھارتی حکومت وزیر اعظم اور وزراء کے پاس اپنی عوام، پارلیمنٹ اور اپوزیشن لیڈروں کے سوالات کے جواب نہیں، مودی کے گودی میڈیا نے بھی معلومات کے جدید دور میں خبر کے نام پر ایسی افوائیں اڑائیں کہ نئے روز کا سورج طلوع ہوتے ہی سب کی سب ہوا ہوگئیں۔ تمام دعوے اور فتوحات کی کہانیاں خاک میں اسی طرح مل گئیں جس انداز میں بھارت اور حکومت کے غرور، تکبر کے دعوے زمین بوس ہوئے جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے دعویٰ تھا کہ کراچی، لاہور اور راولپنڈی پر قبضہ کرنے کے بعد سپہ سالار عاصم منیر گرفتار کرلیا گیا ہے اور وزیر اعظم شہباز شریف انڈر گراؤنڈ ہونے پر مجبور ہوگئے جبکہ حقیقی صورتحال یہ تھی کہ قوم فتح کی خوشی میں اظہار تشکر کر کے اپنی افواج اور حکومت کو شاباش دینے کے لیے جشن منا رہی تھی، دنیا نے دیکھا کہ بھارتی دعوے جھوٹ کا پلندہ ہیں۔ تمام اہم شہروں میں ہی نہیں پاکستان کے طول وعرض میں پر عزم انداز میں زندگی رواں دواں بلکہ جن شہری علاقوں میں بھارت نے ''ڈرونز حملے'' کیے وہاں بھی کسی قسم کی افراتفری نظر نہیں آئی، پاکستان نے احتجاج کیا کہ بھارت نے بلاوجہ شہری آبادیوں کو نشانہ بنایا جس سے مساجد اور عام شہری نشانہ بنے، شہادتیں بھی ہوئیں اور نہتے شہری زخمی بھی۔ بوکھلاہٹ اور گھبراہٹ میں مودی نے جواب دیا کہ ہم دہشت گردوں کے ٹھکانوں کو تباہ کر رہے تھے یہ ہمارا حق تھا اس لیے کہ وہاں سے بھارت میں دہشت گردی ہو رہی تھی لیکن پاکستان نے ہم پر ہی حملہ کر دیا یہ بیانیہ بھی کسی نے تسلیم نہیں کیا اور بھارت اپنے غیر ذمہ دارانہ بیانیے پر تنہا ہو گیا جبکہ پاکستان نے موقف اختیار کیا کہ ہم دہائیوں سے دہشت گردی کا نشانہ بنے ہوئے ہیں ہمارے پاس بھارت کے خلاف شواہد موجود ہیں اور ''کلبھوشن یادیو'' جیسے بھارتی افواج اور را (RAW) کے ایجنٹ ہماری قید میں زندہ سلامت موجود ہیں۔

پاکستان نے ''سیز فائر'' صدر ٹرمپ کی اس یقین دہانی پر کیا کہ دیرینہ مسئلہ کشمیر سمیت تمام متنازعہ مسائل غیر جانبدارانہ مقام پر بات چیت کے ذریعے حل کیے جائیں گے لیکن ہیں بیان پر بھارتی عوام بھڑ گئی کہ دو آزاد اور مختار ممالک کی لڑائی میں ''امریکہ بہادر'' کیوں آیا؟ یہ موقف اس قدر سخت ثابت ہوا کہ مودی اور حکومتی ذمہ داروں کو یہ بیان دینا مہنگا پڑ گیا کہ ''سیز فائر'' ہم نے باہمی رابطے سے کیا اس میں امریکہ اور صدر ٹرمپ کا کوئی کردار نہیں، وزیر اعظم شہباز شریف نے غیر جانبدارانہ مقام کے حوالے سے سعودی عرب، قطر اور متحدہ عرب امارات، سمیت کسی بھی جگہ بات کرنے کا پیغام دیتے ہوئے پاک بھارت تنازعات کے مستقل حل کے لیے چار نکاتی ایجنڈا بھی پیش کر دیا جس میں کشمیر، پانی، تجارت اور انسداد دہشت گردی شامل ہیں لیکن بھارت اپنی دوغلی پالیسی اور مکاری میں ان چاروں نکات کو ''ٹوسٹ'' دے کر اپنی عوام اور ناقدین کو دھوکہ دینے میں مصروف ہے وزیر اعظم نے میڈیا سے گفتگو میں عوام کو یقین دلایا کہ وہ اور ان کی اتحادی جماعتیں مضبوط دفاع کے لیے محدود وسائل میں بہت کچھ کرنے کے لیے پر عزم ہیں اس لیے مکار دشمن جان جائے کہ ہماری دفاعی اور نظریاتی سرحدیں محفوظ ہیں۔ بھارتی

اکثریتی مفروضے خاک میں ملائے جاچکے ہیں، بلوچستان کبھی بھی پاکستان سے الگ نہیں ہوسکتا وہاں عدم استحکام اور انتشار کے لیے بھارتی خفیہ ایجنسیاں مقامی لوگوں کو بہکا کر ''پراکسی وار'' میں ملوث ہیں یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ بھارت بلوچستان میں نام نہاد آزادی کے نام پر ''سپانسرڈ'' تحریکیں چلانے کی کوشش کررہا ہے جس سے پورے خطے کا امن خطرے میں ہے لیکن اب سب پر یہ راز فاش ہوگیا کہ عوام اور فوج کے درمیان کوئی نہیں آسکتا، بلوچ عوام کو بھی بلوچستان کی ترقی اور خوشحالی کے لیے بہکائے ہوئے لوگوں کو واپس قومی دھارے میں لانا ہوگا تاکہ مستقبل میں کوئی بھی انفرادی مفاد میں دہشت گردوں کا اعلیٰ کار اور سہولت کار نہ بن سکے، وزیراعظم پاکستان اور سپہ سالار نے بلوچستان میں امن وترقی اور خوشحالی کے حوالے سے ایک جرگے میں بھی شرکت کی اور حالات کا جائزہ لیتے ہوئے یقین دہانی کرائی کہ صوبے کی ترقی کے لیے ہر ممکن کوشش کو

یقینی بنایا جائے گا لیکن شکست خردہ زخمی بھارت اور مودی سرکار نے ضلع خضدار میں اسکول بس پر حملہ کرادیا۔ معصوم بچوں پر بزدلانہ حملہ بھارتی حکومت کی اخلاقی پستی اور انسانیت دشمن پالیسوں کا منہ بولتا ثبوت ہے لہذا سیاسی اور عسکری قیادت نے فیصلہ کرلیا کہ اب بھارت کے حمایت یافتہ دہشت گردوں کے خلاف حتمی اور فیصلہ کن معرکہ آرائی کی جائے گی تاکہ ذمہ دار دہشت گردوں سمیت منصوبہ سازوں اور سہولت کاروں کو کٹہرے میں لایا جاسکے جبکہ آئی۔ ایس۔ پی۔ آر کے ڈی۔ جی۔ جنرل احمد شریف نے پریس بریفنگ میں ''فتنہ ہندوستان'' کی جانب سے دہشت گردی کا نشانہ بننے والے معصوم شہریوں کی تفصیلات پیش کرتے ہوئے کہا کہ دہشت گردوں نے غریب مزدوروں، کان کنوں، حجاموں،

ڈرائیوروں اوراسکول کے بچوں کونشانہ بنا کر بتا دیا ہے کہ وہ کس حد تک گر چکے ہیں۔ یہ ''فتنہ ہندوستان'' ہے اس کا کسی بلوچ سے کوئی تعلق نہیں، وہاں تمام بلوچوں کو دوسرے صوبوں کی طرح حقوق حاصل ہیں، کالعدم تنظیموں بی۔ایل۔اے، بی۔ایل۔ایف اور بی۔وائی۔سی کا بیانیہ غلط ہے وہ بھارتی سرپرستی میں صوبے کا امن تباہ کرنے میں سرگرم ہیں۔جن کی ہر قیمت پر سرکوبی کی جائے گی ان کا کہنا تھا کہ بھارت افغانستان سے امریکہ کا چھوڑا ہوا اسلحہ خرید کر دہشت گردوں کی سہولت کاری کرتا ہے۔خیبر پختونخوا میں ''فتنہ الخوارج'' بھی اسی طرح بھارت سے گٹھ جوڑ ہے، یہی نہیں بھارتی میڈیا بھی ان دہشت گردوں کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتا ہے جو حقیقت سے بالکل دور ہے۔موجودہ صورتحال میں حکومتی کوششوں اور پاک افواج کی حکمت عملی سے خطے کا توازن بدل گیا ہے پوری دنیا میں پاکستانی موقف کی پذیرائی اور افواج پاکستان کی کارکردگی کو سراہا جا رہا ہے جبکہ بھارت ہر سطح پر تنقید کا نشانہ بن رہا ہے بھارتی ڈرامہ،، پہلگام،، پر بھی بھارت کی سبکی ہوئی،26۔سیاح چار افراد کے ہاتھوں موت کے گھاٹ اتر گئے اور لاکھوں کی بھارتی فوج کی تعیناتی بھی ملزمان کا کچھ نہیں بگاڑ سکی یعنی ابھی تک کوئی مجرم گرفتار نہیں کیا جا سکا،خفیہ ادارے بھی ناکام رہے لہذا جھوٹی کاروائی کے لیے مقامی مسلمانوں کو واقع میں ملوث کرنے کی بھی ناکام کوشش کی گئی۔حالانکہ اس انسانیت سوز واقعہ میں زخمی اور متاثرین کو بچا کر محفوظ مقام اور ہسپتالوں تک پہنچانے والے تمام افراد مسلمان تھے''پہلگام'' پر پاکستانی موقف غیر جانبدارانہ تحقیقات اور اس میں پاکستان کی شمولیت کا تقاضہ ہے کیونکہ پاکستان دہائیوں سے دہشت گردی کا نشانہ بن کر حالت جنگ میں ہے پھر بھی پاکستان خطے میں امن چاہتا ہے لیکن بھارت ٹکراؤ کی طرف لے کر گیا۔9 مئی کی رات بھی پاکستان کی چار ایئر بیس کو میزائلوں سے نشانہ بنایا گیا جس کے جواب میں پاکستان نے آپریشن ''بنیان مرصوص'' میں بھارت کے 37۔اہداف کو نشانہ بنا کر ایس۔400 میزائل شکن نظام ''براہموس'' کے دو ذخائر بھی تباہ کیے اور بھارت اس تاریخی تباہی پر صدر ٹرمپ کے قدموں میں جا گرا۔امریکہ کی طرف سے سیز فائر کا اعلان کر دیا گیا جس کے تحت کشمیر سمیت تمام تنازعات پر بات چیت ہوگی تاہم وزیر اعظم شہباز شریف کا کہنا ہے کہ ہم نے ہمیشہ امن کا راستہ اپنایا، ہمیشہ خطے میں امن کی خواہش رکھتے ہیں لیکن اس کا اصولی موقف ہے کہ تنازعات کے مستقل حل اور عوامی ترقی وخوشحالی کے لیے سب سے پہلے کشمیر کا مسئلہ حل کیا جائے۔لیکن بھارت اور بھارتی حکمران ہمیشہ سے امن کی اس خواہش کو پاکستان کی کمزوری سمجھتے تھے اب یہ غلط فہمی'' آپریشن بنیان مرصوص'' نے دور کر دی ہے لہذا بھارت بات چیت کرے پاکستان نے چار نکاتی ایجنڈا بھی دے دیا ہے کیونکہ وہ جنگ نہیں امن کا خواہاں ہے، پھر بھی آپریشن سندور بکھر جانے کے بعد بھی مکمل کرنے کا دعوی مکاری اور دھوکہ دہی کے سوا کچھ نہیں۔

پاکستان کی سفارتی محاذ پر بھی فتح

رباب زہرا

(مصنفہ ملکی اور بین الاقوامی امن اور احترام انسانیت کے حوالے سے مختلف اخبارات اور رسائل کے لیے لکھتی ہیں)

خطے میں کیا چودھراہٹ کا خواب دیکھنے والے بھارت کو ”معرکہ حق“ میں ”آپریشن مرصوص“ کے ذریعے پاکستان نے ایسا جواب دیا کہ ابھی تک زخمی مودی دنیا میں تنہا ہو کر حواس باختہ ہو چکا ہے دفاعی محاذ پر بھارت کی طاقت آزمائی کا ردعمل اسے برسوں یاد رہے گا لیکن اس سے دلچسپ بات حکومت پاکستان اور وزیراعظم شہباز شریف کی حکمت عملی ہے جس میں اس نے ،،سفارتی محاذ،، پر بھی فتح حاصل کی بظاہر وزیراعظم اپنے وفد کے ہمراہ دوست ممالک ترکیہ، ایران، آزربائیجان اور تاجکستان خیرسگالی مشن پر گئے لیکن اس دورے کا حقیقی مقصد پاک بھارت جنگ میں دوستوں کی حمایت کا شکریہ ادا کرنا تھا۔ بھارت نے یہ جنگ اسرائیل کے گٹھ جور سے لڑی جبکہ پاکستان کے ساتھ آئرن برادر عوامی جمہوریہ چین اور ترکیہ کے ساتھ ایران، سعودی عرب، قطر، متحدہ عرب امارات، تاجکستان اور دیگر شامل تھے، جنگ پاکستان کی افواج نے جیتی اور کامیابی پر ”یوم تشکر“ بھی منایا کہ رب العزت نے ایک بڑے دشمن کے مقابلے میں عزت دی عوامی جمہوریہ چین اور آزربائیجان نے جس انداز میں جشن فتح کا اہتمام کیا وہ منفرد ہی نہیں یادگار تھا ایسا کیوں کر ہوا کہ پاکستان کی خارجہ پالیسی اور حکمت عملی مثبت تھی اس نے بھارت کی طرح کسی بھی محاذ پر جھوٹ کا سہارا نہیں لیا، اسی لیے اس کی ہر بات اور موقف میں وزن پایا گیا۔ بھارت نے ابھی پہلگام ڈرامے کے حوالے سے گیدڑ بھبکیاں ہی شروع کی تھیں کہ برادر ترکیہ نے اپنا ایک اہم بحری بیڑا بھیج دیا، اسی محبت کے جواب میں وزیراعظم پاکستان سب سے پہلے ترکیہ پہنچے، جہاں ان کا اور وفد کا پرتپاک استقبال کیا گیا اور ازلی دشمن جل کر بھسم ہو گیا۔ اس نے ترکیہ کے خلاف منصوبہ بندی کر کے کاروباری پابندیوں کے ساتھ

سیاحت پر جانے والوں کو بھی روکنا شروع کر دیا جبکہ اسے یہ معلوم ہونا چاہیے تھا کہ پاک ترک دیرینہ دوستی میں کبھی بھی دراڑ نہیں ڈالی جاسکتی۔ لہٰذا اس قسم کے منفی حربوں سے بھارت کا چہرہ داغدار ہو گا وفد میں فیلڈ مارشل جنرل عاصم منیر بھی شامل تھے صدر ترکیہ رجب طیب اردگان سے وفود کی سطح پر ملاقاتیں ہوئیں۔صدر ترکیہ نے وزیر اعظم شہباز شریف اور ان کے وفد کے اعزاز میں پر تکلف عشائیہ بھی دیا فیلڈ مارشل عاصم منیر کی ترک وزیر دفاع اور لینڈ فورسز کے کمانڈر جنرل سے بھی ملاقات ہوئی جس میں دفاعی اشتراک کے فروغ پر اتفاق کیا گیا،صدر اردگان اور شہباز شریف نے خطے کی موجودہ صورتحال پر بھی جائزہ لیا۔ پاکستان اور ترکیہ کی تاریخی، ثقافتی اور برادرانہ تعلقات کا اعادہ بھی کیا گیا دونوں رہنماؤں کا کہنا تھا کہ پاک ترکیہ دوستی دیرینہ ہے اور دونوں برادرانہ ممالک خوشی کے لمحات اور غمی کے سانحات میں ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ رہے اور مستقبل میں بھی یہ رشتہ مزید مضبوط ہوگا۔وزیر اعظم شہباز شریف نے کہا کہ پاک بھارت کشیدگی میں ترکیہ کی حمایت باعث اطمینان ہے میں اور میری قوم اپنے بھائیوں کی غیر مشروط حمایت پر خصوصی شکر گزار ہے اس خیر سگالی دو روزہ دورے میں نائب وزیر اعظم اور وزیر خارجہ اسحاق ڈار، وزیر اطلاعات عطا اللہ تارڑ، معاون خصوصی طارق فاطمی اور فیلڈ مارشل عاصم منیر بھی وزیر اعظم کے ہمراہ تھے اس موقع پر وزیر اعظم نے کہا کہ جنوبی ایشیا میں پاک بھارت کشیدگی میں ترکیہ کے اصولی موقف نے پاکستان کو تقویت دی شہباز شریف نے وطن عزیز کے دفاع میں ''معرکہ حق'' اور آپریشن ''بنیان مرصوص'' میں پاکستانی افواج کے عزم، بہادری، جذبہ قربانی اور عوام کی بے مثال حب الوطنی کو اجاگر کیا۔انہوں نے دو طرفہ تعلقات اور اقتصادی تعاون سمیت مشترکہ منصوبوں میں دو طرفہ سرمایہ کاری کے فروغ پر زور دیا صدر ترکیہ اور وزیر اعظم پاکستان نے 13۔ فروری 2025 میں منعقدہ اسلام آباد ہائی لیول سٹریٹجک کوآپریشن کونسل کے ساتویں اجلاس میں طے شدہ فیصلوں پر پیش رفت کا جائزہ بھی لیا اور دونوں ممالک نے سالانہ پانچ ارب۔ڈالرز کی دو طرفہ تجارت کے ہدف کے حصول کے لیے اقدامات پر اتفاق کیا۔اس موقع پر عالمی اور علاقائی امور کی زیر بحث آئے دونوں رہنماؤں نے ایک دوسرے کے بنیادی مفادات بشمول مسئلہ جموں و کشمیر پر اصولی حمایت کا اعادہ کیا، وزیر اعظم شہباز شریف اور صدر اردگان نے غزہ میں جاری انسانی بحران اور فلسطینیوں کی نسل کشی پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے فوری جنگ بندی اور فلسطینی آبادی تک بلا تعطل انسانی امداد کی فراہمی کا مطالبہ کیا۔دونوں رہنماؤں نے علاقائی امن، پائیدار ترقی اور اقوام کی مشترکہ خوشحالی کے لیے تعاون جاری رکھنے کا عہد بھی کیا اسی طرح فیلڈ مارشل عاصم منیر نے ترکیہ کے وزیر دفاع اور کمانڈر ترکش لینڈ فورسز کی ملاقاتوں میں باہمی دفاعی تعاون اور عسکری روابط کو فروغ دینے کے لیے حکمت عملی بنائی گئی۔اس دو روزہ ترکیہ کے دورہ کے بعد پاکستانی وفد وزیر اعظم کی قیادت میں ایران کے لیے روانہ ہوا تو ترکیہ نے انہیں انتہائی پر وقار انداز میں الوداع کہا۔

ایران میں پاکستانی وفد کی کا عظیم الشان استقبال ہوا اور وزیر اعظم کو ''گارڈ آف آنرز'' بھی پیش کیا گیا یہ دورہ انتہائی اہم رہا کیونکہ دونوں ممالک کے درمیان سرحدی تحفظ، تجارتی روابط، توانائی اور سکیورٹی معاملات پر مشاورت سے تعاون کے نئے دروازے کھلیں گے، وزیر

داخلہ محسن نقوی کا خصوصی طور پر پاکستان سے جا کر وفد کا حصہ بننا، اس بات کی چغلی کھا رہا ہے کہ اس دورے کو رسمی نہ سمجھا جائے اس سے مستقبل کے لیے مثبت نتائج ضرور نکلیں گے۔ وزیراعظم شہباز شریف نے ایران کے صدر مسعود پزشکیان اور ایرانی سپریم کمانڈر آیت اللہ خامنائی سے الگ الگ ملاقاتیں کیں، جن میں خطے میں کشیدگی اور دیگر اہم امور پر گفتگو کی گئی وزیراعظم نے سپریم کمانڈر علی خامنائی کو پاکستان کے دورے کی دعوت بھی دی، شہباز شریف نے بھارتی جارحیت کے خلاف پاکستانی حمایت پر اظہار تشکر کرتے ہوئے انہیں بھارتی عزائم اور عالمی قوانین کے خلاف ورزی پر آگاہی دی ان ملاقاتوں میں دونوں برادر ممالک کا تجارت، سرمایہ کاری، آئی۔ٹی کے تمام شعبہ جات میں تعاون کو فروغ دینے پر

اتفاق کیا گیا اور ثقافتی و تاریخی روابط کو مختلف شعبہ ہائے زندگی میں وسعت دینے کا فیصلہ ہوا۔ اس موقع پر صدر ایران اور وزیراعظم شہباز شریف نے مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب بھی کیا وزیراعظم شہباز شریف نے کہا کہ ہم خطے میں امن کے داعی ہیں بھارت سے کشمیر، پانی، تجارت اور انسداد دہشت گردی پر مذاکرات کے لیے تیار ہیں لیکن ہماری اس خواہش کو کمزوری نہ سمجھا جائے بھارت نے اگر جارحانہ رویہ برقرار رکھا تو مادر وطن کا ہر ممکن دفاع کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ایرانی حکومت کی اصولی حمایت پر شکر گزار ہیں پاکستان ایران کے پرامن جوہری پروگرام کا حامی ہے، ہم مستقبل میں اپنے ثقافتی، تاریخی اور علاقائی امن کے ذریعے کے رابطے مزید مضبوط کریں گے جبکہ ایرانی صدر کا کہنا تھا کہ ہم پاک بھارت سیز فائر کا خیر مقدم کرتے ہوئے ان دونوں ممالک سے مطالبہ کرتے ہیں کہ تمام اختلافات، تنازعات اور مسائل باہمی بات چیت سے حل کیے جائیں۔ کیونکہ جنگ انسانیت کا خون بہا سکتی ہے، مسائل کا حل نہیں نکال سکتی، انہوں نے کہا کہ پاک بھارت کشیدگی پر سخت تشویش

ہے اس لیے میں نے ٹیلی فون کے ذریعے رابطہ بھی کیا تھا، ہم پاکستان اور پاکستانیوں کے لیے برادرانہ جذبات رکھتے ہیں، خواہش ہے کہ پاکستان کسی بحران میں مبتلا نہ ہو اور پاکستان بھارت کشیدگی بھی سنگین صورتحال سے پہلے ہی ختم ہو جائے، صدر ایران نے کہا کہ پاک ایران تعلقات دہائیوں پر محیط ہیں، ہم او۔ آئی۔ سی میں بھی یکساں موقف رکھتے ہیں۔ وزیر اعظم پاکستان سے تمام امور پر گفتگو ہوئی ان کے دورہ ایران کے مثبت نتائج ضرور نکلیں گے انہوں نے کہا کہ غزہ میں ڈھائے جانے والے ظلم وستم پر تمام یورپی اور مغربی ممالک خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں ان کا یہ رویہ باعث مذمت ہے لیکن پاک ایران حکومتوں اور رہنماؤں نے بھرپور انداز میں غزہ مظالم کی مذمت کی، ایرانی سپریم کمانڈر آیت اللہ خامنائی سے ملاقات میں وزیر اعظم کے ساتھ نائب وزیر اعظم اور وزیر خارجہ اسحاق ڈار، وزیر داخلہ محسن نقوی وزیر اطلاعات عطا اللہ تارڑ بھی موجود تھے۔ وزیر اعظم شہباز شریف نے کہا آپ مسلم دنیا کی ایک اہم ترین شخصیت کا مقام رکھتے ہیں امت مسلمہ رہنمائی اور سرپرستی کے لیے آپ کی جانب دیکھتی ہے ایران کی پاک بھارت کشیدگی میں ہماری حمایت تقویت کا باعث بنی، پاکستان ہمیشہ خطے میں امن کی خواہش رکھتے ہوئے تمام ہمسایہ ممالک سے دوستانہ تعلقات کا خواہاں ہے لیکن بھارتی تسلط پسندانہ عزائم امن کے لیے خطرہ ہیں وزیر اعظم نے امریکہ کے ساتھ جوہری مذاکرات آگے بڑھانے میں ایرانی قیادت کی دور اندیشی کی تعریف کی اور توقع کی کہ دونوں ممالک میں تعمیری معاہدہ جلد طے پا جائے گا۔ جس سے خطے ہی میں نہیں دنیا میں امن واستحکام کو فروغ ملے گا سپہ سالار فیلڈ مارشل عاصم منیر نے بھی ایرانی ہم منصب سے ملاقات کی اور ایرانی جنرل سٹاف ہیڈ کوارٹرز کا دورہ بھی کیا ملاقات میں عسکری قیادت نے دفاعی اقدامات کو مزید مضبوط بنانے پر اتفاق کیا اور خطے کی سکیورٹی کی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا۔ اس ملاقات میں پاک ایران بارڈر معاشی خوشحالی زون بنانے کا بھی فیصلہ کیا گیا اس موقع پر فیلڈ مارشل جنرل عاصم منیر کو ایرانی فوج کی جانب سے ''گارڈ آف آنر'' بھی پیش کیا گیا۔

پاکستانی سفارتی وفد اپنے تیسرے مرحلے میں آذربائیجان پہنچا تو وہاں بھی اس کا تاریخی استقبال کیا گیا، لاچین ایئر پورٹ پر وزیر خارجہ اور پاکستانی سفیر قاسم محی الدین نے وفد کو خوش آمدید کہا، وزیر اعظم اور ان کے وفد نے صدر الہام علیوف اور دیگر شخصیات سے ملاقاتوں کے علاوہ پاک ترکی اور آذربائیجان سہ ملکی اجلاس میں بھی شرکت کی۔ وزیر اعظم نے پاک بھارت کشیدگی کی تفصیلات سے آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ بھارت پانی روک کر نئی آبی جارحیت کی کوشش کر رہا ہے اور ہم سندھ طاس معاہدے کی خلاف ورزی روکنے کا بندوبست کر رہے ہیں۔ ہم امن چاہتے ہیں جو کشمیر سمیت تمام تنازعات کے حل سے ہی ممکن ہو سکے گا اس سلسلے میں واحد حل پاک بھارت مثبت انداز کے مذاکرات ہیں لیکن بھارت جنگی جنون میں مبتلا ہے وہ عارضی ''سیز فائر'' کے باوجود اپنی ملکی سیاست کی خاطر غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کر رہا ہے ہم نے چار رافیل سمیت چھ بھارتی جہاز گرائے، جو ہمارا ردعمل تھا۔ ہم نے ''سیز فائر'' کے باوجود یہ پیغام دے دیا ہے کہ جنگ اور مذاکرات دونوں کے لیے تیار ہیں، امن، ترقی اور خوشحالی کے علمبردار ہیں اسی لیے خواہش ہے کہ سہ فریقی اتحاد مستقبل میں مزید مضبوط ہو، تینوں برادر ملک ہاتھوں میں ہاتھ

ڈال کر آگے بڑھیں۔اس لیے میں کہتا ہوں کہ ترکیہ، آذربائیجان اور پاکستان تین ممالک ہوتے ہوئے بھی ایک قوم ہیں، تینوں ممالک مشترکہ مذہب، اقدار اور ثقافت میں بندھے ہوئے ہیں اور تینوں بنیادی مسائل صنعت وتجارت، امن وامان، ترقی وخوشحالی پر ہم آواز ہیں۔ترکیہ کے صدر طیب اردگان نے شہباز شریف کے الفاظ دہرائے کہ پاکستان ترکیہ اور آذربائیجان تین ممالک اور ایک قوم ہیں، پاک بھارت جنگ بندی ترکیہ کے لیے باعث اطمینان ہے، امید ہے کہ ''سیز فائر'' کو مستقل امن میں تبدیل کیا جائے گا۔آذربائیجان کے صدر الہام علیوف نے کہا ہماری عوام اور قیادت نے لڑ کر آزادی حاصل کی اور دنیا میں اپنا مقام بنایا ترکیہ کے صدر اردگان نے ''کردورکرز پارٹی'' کا مسئلہ قابل ستائش انداز میں حل کیا۔وہ مبارکباد کے مستحق ہیں یقیناً ''کردورکرز پارٹی'' کا تحلیل ہونا صدر ترکیہ کی سیاسی بصیرت کا ثبوت ہے، اس موقع پر صدر الہام علیوف نے پاکستان میں دو ارب ڈالرز کی سرمایہ کاری کا اعلان بھی کیا ان کا کہنا تھا کہ ہم نے ہمیشہ پاکستان اور ترکیہ کی سلامتی اور خودمختاری کی حمایت کی ہم ترکیہ میں بھی ایک خطیر رقم کی سرمایہ کاری کریں گے۔آذربائیجان کی یوم آزادی کی خصوصی تقریب منعقد ہوئی جس میں وزیراعظم شہباز شریف، نائب وزیراعظم اسحاق ڈار اور فیلڈ مارشل جنرل عاصم منیر نے بھی شرکت کی سپہ سالار نے آذربائیجان کے وزیر دفاع سے بھی ملاقاتیں کیں، انہوں نے کہا کہ پاکستان امن پسند ملک ہے اس لیے ہم نے بھارتی اشتعال انگیزی کے باوجود حملہ نہیں کیا لیکن ردعمل میں بھارت کو ایسا سبق سکھایا کہ زندگی بھر یاد رکھے گا۔جبکہ وزیر دفاع آذربائیجان نے کہا کہ جب آرمینیا نے ہم پر حملہ کیا تو پاکستان اور ترکی ہمارے ساتھ کھڑے تھے، سہ فریقی کانفرنس میں تینوں ممالک نے غزہ میں اسرائیلی بربریت ظلم وتشدد اور فلسطینیوں کے قتل عام پر سخت موقف کا مشترکہ اعلامیہ جاری کیا۔دورے کے چوتھے مرحلے میں وزیراعظم تاجکستان گئے جہاں انہوں نے بھارتی کشیدگی اور سیز فائر کے حوالے سے صدر امام علی رحمان کو آگاہ کیا اور ان کی۔حمایت کا شکریہ ادا کیا وزیراعظم شہباز شریف نے کہا خطے میں امن چاہتے ہوئے اپنی علاقائی خودمختاری، سالمیت کا ہر قیمت پر دفاع کریں گے۔مسئلہ کشمیر بنیادی تنازعہ ہے اس کا حل سلامتی کونسل کی قراردادوں کے مطابق ہونا چاہیے ہم وسطی ایشیائی ممالک سے روابط کے لیے پرعزم ہیں، صدر امام علی رحمان کا کہنا تھا کہ پاکستان بااعتماد دوست اور امن کے حامی وزیراعظم شہباز شریف کا قائدانہ کردار قابل تعریف ہے۔دونوں رہنماؤں نے مشترکہ سرمایہ کاری، گیس تیل، توانائی، تعلیم، عوامی روابط اور آئی۔ٹی۔کے شعبہ جات میں اشتراک پر اتفاق کیا ہے وزیراعظم شہباز شریف نے یقین دہانی کرائی کہ مشترکہ ترقی اور خوشحالی کے لیے سی پیک کی وسطی ایشیا تک توسیع کی جائے گی تاہم خطے کے امن کے لیے بھارتی جنگی اقدام غیر ذمہ دارانہ ہیں۔دنیا تماشائی بننے کی بجائے بھارت کی جواب دہی کرے۔وزیراعظم سعودی عرب کے ولی عہد کی دعوت پر بھی گئے ان کی خواہش کے مطابق عیدالاضحیٰ اکٹھے منائی، بات یہاں ختم نہیں ہوتی دفاعی جنگ کی طرح سفارتی محاذ پر بھی حکومت نے جامع منصوبہ بندی کی جس کے تحت نائب وزیراعظم اس سہ فریقی مذاکرات کے بعد افغانستان سے پاکستان میں دہشت گردی روکنے کی یقین دہانی بھی کرائی۔یقیناً یہ فیصلہ امن کے لیے مثبت ثابت ہوگا یہی نہیں حکومت نے امریکہ اور یورپ کے لیے سابق وزیر خارجہ بلاول بھٹو زرداری

کی قیادت میں وفد بھیجا۔ جس میں سابق وفاقی وزراء حنا ربانی کھر اور شیری رحمان بھی شامل تھیں بلاول بھٹو زرداری نے امریکہ اور یورپ میں اپنی ملاقاتوں اور سرگرمیوں سے بھارت کا حقیقی چہرہ بے نقاب کیا۔ اس حکومتی کاروائی سے دنیا میں پاکستان کا امیج مضبوط ہوا جبکہ بھارتی وفد بھی ششی تھرور کی قیادت میں مختلف ممالک کے دورے پر گیا اسے امریکہ میں ہی نہیں، کولمبیا جیسی چھوٹی ریاست نے بھی جھنڈی کرادی، کولمبیا حکومت نے بھارتی موقف نہ صرف رد کیا بلکہ پاکستان میں آپریشن سندور میں پاکستانی شہریوں کی شہادت پر اظہار افسوس بھی کیا۔ وفد کے سربراہ ششی تھرور نے اتفاق بھی کیا کہ انہیں کولمبیا کے رویے سے مایوسی ہوئی، ایسے میں امریکی صدر ٹرمپ نے کم از کم ایک درجن مرتبہ پاکستانی عوام، قیادت اور حکمت عملی کی تعریف بھی کی رد عمل میں بھارت نے ٹرمپ ثالثی سے انکار کر دیا کیونکہ بھارتی عوام، پارلیمنٹ اور اپوزیشن نے مودی سرکار پر سخت تنقید کرتے ہوئے یہ سوال اٹھایا کہ بھارت نے امریکہ کی جی حضوری اور تجارت کی لالچ میں غلامی کیوں قبول کی؟ جس سے بھارت کی خودمختاری پر نئے سوالات نے جنم لے۔ لیا نتیجتاً مودی جی نے عوامی حمایت حاصل کرنے اور عوام کو بیوقوف بنانے کے لیے پہلے "ترنگا یاترا" کا ڈھونگ رچایا اور جھوٹا بیانیہ دے دیا کہ آپریشن سندور ابھی ختم نہیں ہوا اسے جلد مکمل کیا جائے گا، ان کے آرمی چیف بھی اپنی عزت بچانے اور مذہبی ٹچ دینے کے لیے مندروں میں پنڈتوں سے آشیر باد لینے پہنچ گئے ہیں گھبراہٹ اور بوکھلاہٹ میں بھارتی شکست کا بڑا ثبوت ہے جبکہ حکومت پاکستان اور وزیراعظم کی حکمت عملی کامیاب رہی امریکہ یورپ سمیت برادر اسلامی ممالک کی آؤ بھگت اس بات کا ثبوت ہے کہ پاکستان سفارتی محاذ پر بھی فتح یاب ہوا اور اس کی حکمت عملی سے بھارت دنیا میں تنہا ہو گیا۔

پانی ہے زندگی معافی کی گنجائش نہیں

رباب زہرا

(مصنفہ ملکی اور بین الاقوامی امن اور احترام انسانیت کے حوالے سے مختلف اخبارات اور رسائل کے لیے لکھتی ہیں)

ہمارے ازلی دشمن بھارت نے روز اول سے پاکستان کو تسلیم نہیں کیا، جب برصغیر میں آزادی کی تحریک چلی تو خطے میں بسنے والے تمام لوگوں نے تاج برطانیہ کے خلاف بلا امتیاز نسل و مذہب اپنا اپنا کردار ادا کیا لیکن جونہی آزادی کے آثار نظر آنے شروع ہوئے آل انڈیا مسلم لیگ نے حضرت قائداعظم محمد علی جناح کی قیادت میں شاعر مشرق ڈاکٹر علامہ اقبال کے فلسفہ حیات کے مطابق دو قومی نظریے کو تقسیم ہند کی بنیاد بنایا۔ جو 1940 میں پیش کی جانے والی ''قرارداد لاہور'' کی صورت میں آج بھی تاریخی اوراق میں موجود ہے۔ تہذیب و تمدن اور مذہبی روایات کی روح سے ہندو مسلم معاشرتی زندگی میں زمین و آسمان کا فرق واضح دلیل تھی لیکن یہ موقف کانگرس اور ان کے رہنماؤں کو پسند نہیں آیا، اسی لیے انہوں نے تقسیم ہند کے وقت بھی انگریز گورنر جنرل ''لارڈ ماؤنٹ بیٹن'' کو اپنا پہلا گورنر جنرل مقرر کر کے ہندو مفادات کی راہ ہموار تھی باقی رہی،، ریڈکلف کمیشن کے ذریعے پوری کر لی گئی۔ مسلم آبادیوں پر مسلم آبادیوں پر مشتمل دو ایسے صوبے تھے جن کے درمیان نہ صرف میلوں کا فاصلہ تھا بلکہ بھارت کا وسیع رقبہ موجود تھا۔ لہٰذا گاندھی اور نہرو نے اس تشکیل کو اپنے حق میں سمجھتے ہوئے پاکستانی قیادت کو،، کنفیڈریشن،، کی تجویز دی، جسے قائداعظم اور دیگر اکابرین سمیت آل انڈیا مسلم لیگ نے یکسر مسترد کر دیا۔ وسائل کی کمی اور مسائل کی بہتات پر ہندو قیادت کو یہ غلط فہمی تھی کہ آج نہیں تو کل پاکستان کو مجبوراً،، کنفیڈریشن،، کی تجویز پر بھارت کے ساتھ معاہدہ کرنا پڑے گا ورنہ قیام پاکستان کے مسائل حالات اسے چلنے نہیں دیں گے اس کے باوجود پاکستان نے محدود اور مشکلات میں اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر دکھایا بلکہ، زیرو سے ہیرو،، بن کر ثابت کیا کہ ہمارے پاس باصلاحیت لوگوں کی کمی نہیں اور پھر بھارت کے جواب میں،، ساتویں ایٹمی طاقت،، بن گئے یہی نہیں،

مسلم دنیا کی پہلی ایٹمی طاقت کا اعزاز بھی حاصل کرلیا بس یہی وجوہات ہیں کہ پاکستان ایک پرامن ذمہ دار ہمسایہ ہوتے ہوئے بھی بھارت کو ایک آنکھ نہیں بھاتا، گاندھی نے عالمی سازش کے تحت بھرپور کردار ادا کر کے مملکت پاکستان کو دولخت کیا اور اب گجرات کا قصائی ہندو انتہا پسند مودی، آر۔ ایس۔ ایس کی محبت اور مسلم دشمنی میں پاکستان کو ترقی اور خوشحالی کی راہ پر گامزن نہیں دیکھنا چاہتا۔ اسی لیے زیر قبضہ جموں وکشمیر کے سیاحتی مقام،، پہلگام،، میں فالس فلیک آپریشن میں پاکستان کو ملوث کر کے بدنام کرنے کی کوشش کی پہلگام واقعے کا بہانہ بنا کر 1960 کے سندھ طاس معاہدے کو نشانہ بنایا گیا یہ بھارت اور پاکستان کے درمیان ایک موثر معاہدہ ہے اس حوالے سے وہ راوی، ستلج اور بیاس کا پانی برسوں سے استعمال کر رہا ہے اب بھارت بدنیتی سے چناب، جہلم اور سندھ کے پانی پر قبضہ کرنے کا خواب دیکھ رہا ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ معاہدے کے صرف پانچ سال بعد پاک بھارت جنگ ستمبر میں ہوئی پھر دوسری جنگ 1971 میں ہوئی جس میں سقوط ڈھاکہ کی سازش کامیاب ہوئی لیکن دونوں ممالک کے کشیدہ ترین حالات میں بھی سندھ طاس معاہدہ قائم و دائم رہا۔ اب پہلگام واقع کے بعد سب سے پہلے سندھ طاس معاھدہ کے معطلی قابل غور ہے پاکستان نے دہشت گردی کی مذمت کی، شواہد مانگے اور غیر جانبدارانہ تحقیقات میں ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی بھی کرائی پھر بھی کوئی مثبت پیش رفت نہیں ہوسکی، ردعمل میں پاکستان نے شملہ معاہدہ اور اعلان لاہور کے ساتھ تمام معاہدے معطل کر کے بھارتی اقدامات کی روشنی میں فضائی حدود پر پابندی عائد کردی۔ سفارت کاروں کو بھی پاکستان چھوڑنے کا حکم دے دیا، حالات و واقعات اس بات کے گواہ ہیں کہ پاکستان نے کسی بھی معاملے میں پہل نہیں کی ایٹمی دھماکوں سے لے کر موجودہ حالات و واقعات تک جو کچھ کیا، وہ اپنی سلامتی اور دشمن کے غیر ذمہ دارانہ رویے کے ردعمل میں کیا۔

پاکستان کی سیاسی اور عسکری قیادت نے بھارت کے غیر قانونی، غیر اخلاقی اقدام کو پرکھنے کے بعد سفارتی محاذ پر جدوجہد کر کے دوست ممالک، اسلامی برادری، اقوام متحدہ اور عالمی بینک سے رابطہ کر کے اپنے مثبت موقف کا پرچار کیا جس سے یہ بات دنیا پر عیاں ہوگئی کہ پاک بھارت کسی بھی وجہ سے سندھ طاس معاہدے کو انفرادی طور پر ختم نہیں کر سکتے، ہر فیصلے کے لیے دونوں ممالک کا اتفاق ضروری ہے اور اس معاہدے کے ضمانتی عالمی بینک اور اقوام متحدہ ہیں اس کے باوجود بھارت اور مودی سرکار نے اپنی ہٹ دھرمی ختم نہیں کی بلکہ پہلے جہلم اور پھر چناب کا پانی روکا گیا حالانکہ اس کے پاس ان دریاؤں پر پانی روکنے کے مناسب انتظامات بھی نہیں ہیں لیکن پانی روکنے کا عارضی مقصد اس کے بہاؤ میں اضافہ کر کے اسے اسے دوبارہ چھوڑنا تھا تاکہ پاکستان میں سیلاب جیسی آفت آجائے۔ تاہم پاکستان نے محدود انتظامات سے اس سازش کو ناکام بنادیا جبکہ چناب کا پانی روکنے پر بھارتی اقدامات ناکافی ثابت ہوئے اور ایک گیٹ ٹوٹنے سے بھارت کا نقصان بھی ریکارڈ پر آیا۔ پاکستان نے اس غیر قانونی اقدام پر سخت موقف اپناتے ہوئے بھارت کو پیغام دے دیا کہ اگر اس نے پانی روکنے یا اس کا رخ موڑنے کی کوئی کوشش کی تو پاکستان اسے جنگ سمجھتے ہوئے بھارتی تعمیرات اور منصوبے کو حملہ کر کے تباہ کر دے گا۔ وفاقی وزیر دفاع خواجہ آصف کے بعد کور

کمانڈرز کانفرنس کے اعلامیہ میں بھی یہ واشگاف الفاظ میں کہا گیا کہ بھارت اور مودی سرکار اپنی ناکامیوں کو چھپانے کے لیے سوچی سمجھی سازش کر رہے ہیں جس کا مقصد پاکستان کے آبی حقوق غصب کر کے زرعی ملک کو بحران میں مبتلا کرنا ہے۔ اسے اس بات کا احساس ہونا چاہیے کہ پانی کے بطور ہتھیار استعمال سے جنوبی ایشیا میں عدم استحکام پیدا ہوگا اس لیے اس اقدام کے ردعمل میں جو کچھ بھی ہوگا اس کا ذمہ دار بھارت اور مودی سرکار ہوگی عسکری اور سیاسی قیادت کے بعد قومی اسمبلی نے ایک متفقہ قرارداد پاس کی گئی جس میں کہا گیا کہ اگر بھارت نے پانی روکا تو اسے اعلان جنگ تصور کیا جائے گا۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری نے بھی ایک وفد کے ہمراہ وزیراعظم شہباز شریف سے

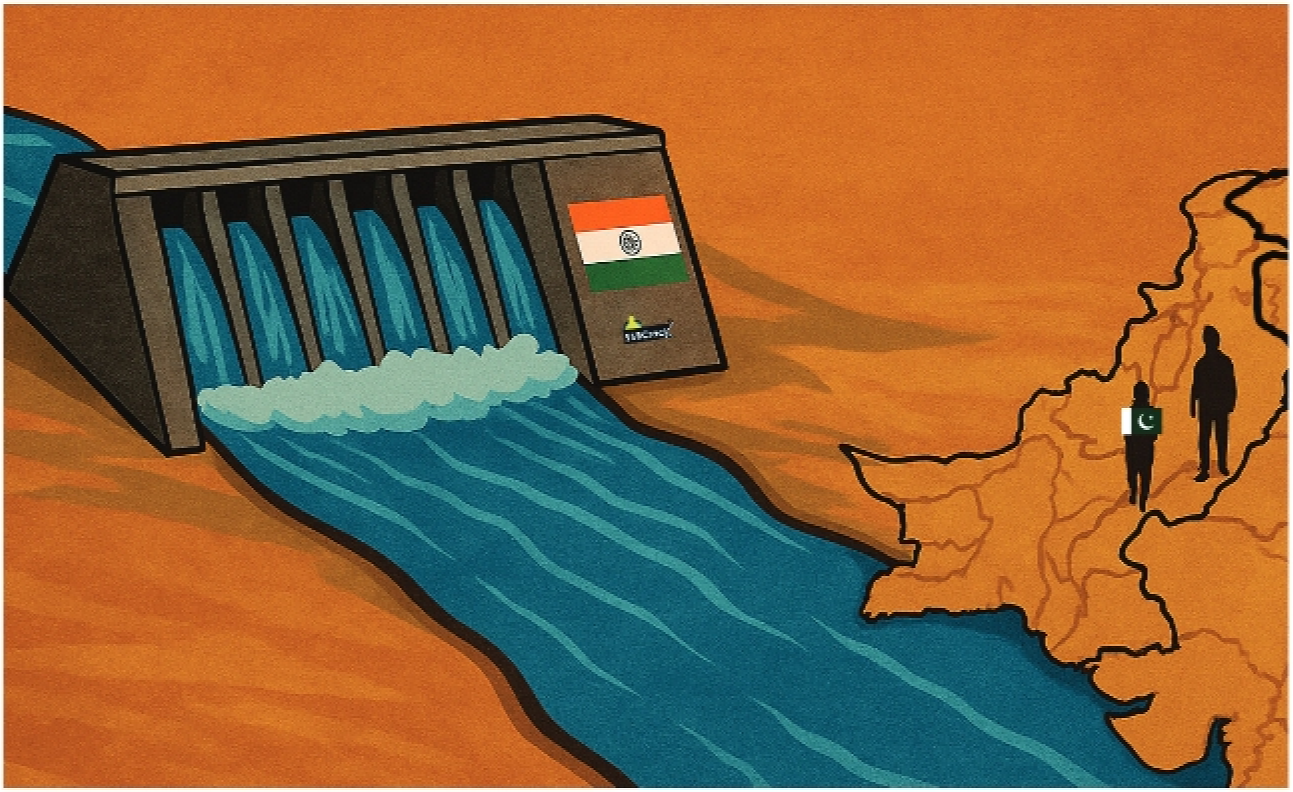

ملاقات کر کے اپنی مکمل حمایت کی یقین دہانی کرائی۔ اس موقع پر وزیراعظم نے کہا کہ پانی ،، ریڈ لائن ،، ہے ہم اس عالمی معاہدے کی خلاف ورزی، فرضی دہشت گردی، بھارتی آبی جارحیت اور خطے کے امن کی تباہی کے اقدامات پر دنیا کو بھارت کا مکروہ چہرہ دکھائیں گے دونوں رہنماؤں نے اتفاق کیا کہ بھارتی غیر ذمہ دارارویے پر اقوام متحدہ اور دیگر عالمی اداروں سے رابطہ کر کے دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت کی دعویدار مودی حکومت کے اوچھے ہتھکنڈوں سے آگاہ کیا جائے۔ اس کے برعکس انڈس واٹر کمیشن نے بھی اپنی ایک رپورٹ میں بھارت کی جانب سے سندھ اس معاہدے کی خلاف ورزیوں پر ایک خصوصی رپورٹ دستاویزات اور شواہد کے ساتھ تیار کر لی ہے جس میں یہ کہا گیا ہے کہ عالمی قوانین کے مطابق یکطرفہ معطلی ممکن نہیں۔ بھارت معاہدے کی خلاف ورزی میں تین ڈیمز بنا کر عملی طور پر ثبوت دے چکا ہے وہ ان اقدامات کو

پہلگام واقع کی دہشت گردی کی آڑ میں درست ثابت کرنا چاہتا ہے۔ یہ کسی طرح ممکن نہیں کیونکہ اس کے پاس حقائق پر مبنی شواہد نہیں، پہلگام ایک جعلی اور من گھڑت واقعہ ہے جو مودی سرکار نے اپنی مرضی و منشا کے مطابق رچایا لیکن اسے کسی بھی سطح پر قابل قبول نہیں سمجھا گیا کیونکہ واقعہ کی کہانی میں حقیقت کم اور مبالغہ آرائی زیادہ ہیں۔

اگر موجودہ صورتحال کا غیر جانبدارانہ جائزہ لیا جائے تو بھارت نے ،، پہلگام ،، کے بہانے سے پاکستان کو نشانہ بنانے کے لیے سندھ طاس معاہدہ کی معطلی سے پاک بھارت کشیدگی کو نئی بلندیوں تک پہنچا دیا ہے کیونکہ معاہدے کی معطلی کے ساتھ ہی اس نے جموں کشمیر میں چار بڑے ہائیڈرو پاور منصوبوں کا اعلان بھی داغ دیا ان میں ،، پاکل دل ،، ایک ہزار میگاواٹ اور رتلے 850 میگاواٹ شامل ہیں یہ چناب پر بجلی کے حصول کے حوالے سے بنانے کا بہانہ ہے حالانکہ معاہدے کے مطابق وہ ایسا نہیں کر سکتا کیونکہ چناب خالصتاً پاکستان کے لیے مخصوص ہے اسی لیے پاکستان نے اس بھارتی اقدامات پر سخت موقف اختیار کرتے ہوئے پانی کی روانی کو روکنے کو جنگی اقدام قرار دیا ہے پاکستان نے عالمی بینک سے بھی مداخلت کی درخواست کی ہے اس لیے کہ وہ سندھ طاس معاہدے کا ضامن ہے پاک بھارت کشیدگی پر اقوام متحدہ نے دونوں ممالک کو صبر و تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے مسئلے کا حل مشاورت سے نکالنے کی تجویز دی ہے۔ بھارت قانونی طور پر دریائے چناب سے بہت ہی کم پانی استعمال کرنے کا حق رکھتا ہے، اسی لیے چناب، جہلم اور سندھ پر وہ راوی، بیاس اور ستلج جیسے ڈیمز نہیں بنا سکا لیکن بھارتی وزیر اعظم مودی امریکی آشیر باد سے خطے میں اپنا تسلط قائم کرنے کے خواب دیکھ رہے ہیں ناکامی پر ناکامی نے انہیں بوکھلاہٹ کا شکار کر دیا ہے آر۔ ایس۔ ایس کی انتہا پسندی کے فروغ کے لیے بڑھ چڑھ کر کچھ نیا کرنے کی فکر میں ہیں لہذا انہوں نے سندھ طاس معاہدہ معطل کر کے ایک نئی لڑائی چھیڑ دی ہے پاکستان یقیناً اپنے محدود وسائل اور سیاسی معاشی بحرانوں کے باعث ابھی تک بھارتی مقابلے میں پانی ذخیرہ کرنے کے لیے خاطر خواہ ڈیمز نہیں بنا سکا لیکن اس نے منگلا میں خاصا کام کیا ہے جس سے ڈیم اب پہلے سے زیادہ پانی اکٹھا کر سکتا ہے۔ تاہم یہ حقیقت ہے کہ ہمارے ماضی کے حکمرانوں نے پانی کو اس کی اہمیت کے حوالے سے درست مقام نہیں دیا۔ اسی وجہ سے ہمارے ہاں رحمت باراں میں زیادہ پانی سمندر میں بہہ جاتا ہے موسمی تبدیلیوں کے عالمی تناظر میں پانی ایک بڑا مسئلہ بنتا دکھائی دے رہا ہے۔ مستقبل کی جنگیں بھی پانی پر ہوتیں محسوس ہو رہی ہیں لیکن بھارت نے پہل کر کے اپنے جارحانہ عزائم کی خبر دے دی ہے جو کہ پورے خطے کے لیے ،، لمحہ فکر ،، قرار دیا جا رہا ہے موسمی تبدیلی میں گلیشیر کے پگھلنے اور بے موسمی بارشوں کے امکانات بڑھ گئے ہیں۔ ایسے میں بھارت فوری طور پر چناب، جہلم اور سندھ پر ایسی بھاری بھرکم رکاوٹیں یا پانی ذخائر کے لیے مطلوبہ ڈیم بنانے کی پوزیشن میں بھی نہیں، نہ ہی سندھ طاس معاہدہ یکطرفہ طور پر ختم کر سکتا ہے لیکن اس نے بے وقت کی راگنی سے خطے میں ہلچل پیدا کر دی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ بھارت میں حکمران کوئی بھی ہو اس کے عزائم پاکستان کے لیے مسائل میں اضافہ ہی ہوں گے۔ اسے کچھ زیادہ ہی اپنے بڑے ملک، بڑی معیشت، بڑی آبادی پر غرور ہے اس کا خیال ہے کہ ان تینوں اہم خصوصیات پر عالمی طاقتیں اس

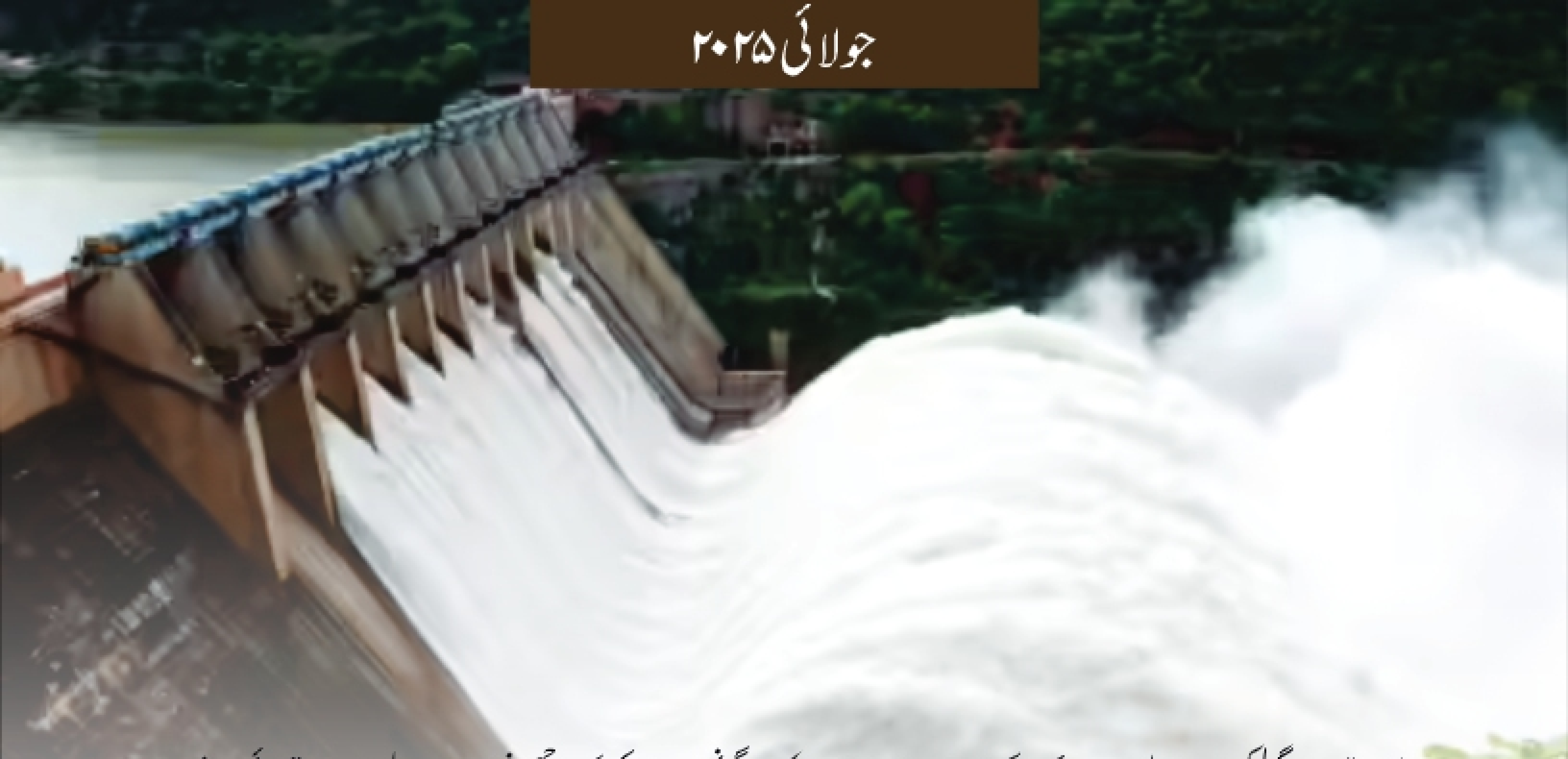

کا ساتھ دیں گی لیکن وہ یہ بھول جاتا ہے کہ پاکستان اب 1971 والا ملک ہرگز نہیں، دنیا کی ایک اچھی فوج، جدید اسلحہ، جوہری توانائی اور منفرد میزائل ٹیکنالوجی سے لیس ایٹمی طاقت ہے اس لیے دنیا کا کوئی ملک بھی دو ایٹمی طاقتوں کی لڑائی برداشت نہیں کرسکتا ''پانی ہے زندگی'' بالکل اسی طرح جیسے ہوا کے بغیر زندگی آگے نہیں بڑھ سکتی، سندھ طاس معاہدہ عالمی سطح کا ایک منفرد اور اہم معاہدہ ہے خدا جانے کس نے مودی کو بیوقوف بنا کر اسے ختم کرنے کا مشورہ دے دیا اور اس نے قبول کرکے پاکستان سے جوکھم اخطو قیہ لڑائی کا رسک لے لیا، بھارتی سرکار اپنے پہلے اقدام سے پاکستان کی فضائی حدود کی بندش سے ناقابل تلافی نقصان میں پھنس گئی ہے۔ جگ ہسائی اور رافیل کے ساتھ درجنوں ڈرونز گنوا بیٹھی، زیر قبضہ کشمیر میں مخالفت بھی بڑھی اور افواج نے حکم ماننے سے بھی انکار کر دیا۔ پنجاب میں بھی سکھوں نے ''وال چاکنگ'' سے دماغ ٹھکانے لگا دیے۔ باقاعدہ جنگ کے راستے میں ایٹمی طاقت حائل رہی، امریکہ، روس، سعودیہ، قطر، ایران، متحدہ عرب امارات کو بیچ بچاؤ میں کردار ادا کرنا پڑا، پھر بھی مودی جی اور بھارتی سرکار اپنے وسائل کی ضرب، جمع، تقسیم کے ساتھ ساتھ جمع تفریق بھی کرکے دیکھ لیں کہ صرف بہار کے الیکشن اور اقتدار کے استحکام کی خواہش میں کیا کچھ کھویا؟ کیا پایا؟ حساب کتاب کرکے اپنے آپ کو پرکھ لیں تاہم اس مصنوعی لڑائی اور انسانی خواہشات میں مودی سرکار نے جو انداز اپنایا، اس کا جائزہ ہمیں بھی لینا ہوگا اور حقائق کی روشنی میں مستقبل کی منصوبہ بندی کرنی ہوگی وزیراعلیٰ مریم نواز نے موجودہ صورتحال کے پیش نظر پنجاب میں پانی کے ذخائر کے منصوبوں پر کام تیز کر دیا ہے ان کا دعویٰ ہے کہ حکومت عوام کو پانی کی قلت سے بچانے کے لیے ہر ممکن اقدامات کرے گی کیونکہ پانی ہے زندگی، خطے میں کشیدگی کی نئی راہ سندھ طاس معاہدے کی معطلی سے نکلی ہے پاک بھارت باہمی مذاکرات یا عالمی طاقتوں کے دباؤ سے اس بحران کا حل نکال پائیں گے یا یہ پانی کی لڑائی کسی بڑی معرکہ آرائی کا باعث بنے جائے گی فی الحال کچھ نہیں کہا جاسکتا لیکن مستقبل کو محفوظ بنانے کے لیے پاکستان کو بھی کچھ نیا اور بڑا کرنا ہوگا۔ اس لیے کہ پانی ہے زندگی اور اس سلسلے میں معافی کی گنجائش نہیں ہے۔

آرمی چیف فیلڈ مارشل

جنرل سید عاصم منیر کا دورہ امریکہ اور خطے پر اس کے اثرات

امتیاز احمد تارڑ

(کالم نگار اور اینکر ہیں، اور کئی کتابوں کے مصنف ہیں)

جنوبی ایشیا اور مشرق وسطیٰ کے بدلتے ہوئے سیاسی وعسکری حالات میں پاکستان ایک بار پھر عالمی توجہ کا مرکز بن چکا ہے۔ خطے میں جنگی کشیدگی، ایران واسرائیل کے درمیان تصادم، اور پاکستان و بھارت کے مابین ہونے والی تازہ ترین جنگ کے تناظر میں عالمی طاقتوں کے تزویراتی (اسٹریٹیجک) مفادات نئے زاویوں سے ابھر کر سامنے آئے ہیں۔ ایسے حساس اور غیر یقینی ماحول میں امریکا کا پاک فوج کے سپہ سالار، فیلڈ مارشل جنرل سید عاصم منیر کا دورہ امریکہ ایک واضح سفارتی پیغام ہے، جس نے پاکستان کے خلاف سرگرم قوتوں کو سخت اضطراب میں مبتلا کر دیا ہے۔ امریکی افواج کی اڑھائی سوسالہ تقریبات (250th Anniversary Celebrations) میں پاک فوج کے سپہ سالار فیلڈ مارشل جنرل سید عاصم منیر کو چیف گیسٹ کے طور پر مدعو کیا جانا ایک نہایت غیر معمولی اور اہم واقعہ ہے۔ یہ دعوت محض رسمی نوعیت کی نہیں بلکہ ایک اسٹریٹیجک اشارہ ہے، جس کے سیاسی، دفاعی اور سفارتی سطح پر دوررس اثرات مرتب ہوئے ہیں، اور یہی وجہ ہے کہ پاکستان مخالف قوتیں خصوصاً بھارت اور اسرائیل اس واقعے پر شدید برہمی کا شکار دکھائی دیتی ہیں۔

فیلڈ مارشل سید عاصم منیر کو امریکا کی جانب سے یہ غیر معمولی عزت دینا دراصل پاکستان کی افواج کی پیشہ ورانہ مہارت، علاقائی اہمیت اور عالمی سطح پر بڑھتے ہوئے اثر ورسوخ کا اعتراف ہے۔ دنیا کی سب سے بڑی فوجی طاقت کا پاکستان کے فوجی سربراہ کو ایسے نازک وقت میں دورے کی دعوت دینا اس بات کی دلیل ہے کہ پاکستان کو نظر انداز کرنا اب ممکن نہیں رہا، نہ ہی سفارتی سطح پر، نہ دفاعی تعلقات میں۔

یہ تقریب ایسے وقت میں منعقد ہوئی جب خطے میں کئی اہم واقعات رونما ہو رہے ہیں: پاکستان اور بھارت کے درمیان حالیہ کشیدگی اور جنگی ماحول، ایران اور اسرائیل کے درمیان براہِ راست فوجی تصادم، افغانستان میں غیر یقینی صورتحال خطے میں چین اور امریکا کے بڑھتے اسٹریٹیجک مفادات ان حالات میں امریکا کا یہ فیصلہ صرف ایک فوجی تقریب میں دعوت تک محدود نہیں، بلکہ یہ پیغام بھی ہے کہ امریکا پاکستان کو اپنا ایک اہم پارٹنر سمجھتا ہے، اور چاہتا ہے کہ دفاع، انسدادِ دہشت گردی، اور علاقائی سیکیورٹی کے معاملات میں پاکستان کے ساتھ تعاون کو وسعت دی جائے۔

یہ منظرنامہ پاکستان مخالف قوتوں، خاص طور پر بھارت اور اسرائیل کے لیے ناپسندیدہ اور پریشان کن تھا۔ بھارت، جو کئی برسوں سے پاکستان کو عالمی سطح پر تنہا کرنے کی پالیسی پر عمل پیرا ہے، اس دعوت کو اپنی سفارتی شکست کے طور پر دیکھ رہا ہے۔ بھارتی میڈیا میں اس دعوت پر تنقیدی تبصرے، سوالات اور جھوٹے تجزیے اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ نئی دہلی کی قیادت کو پاکستان کی اس عالمی قبولیت پر شدید اعتراض ہے۔ اسی طرح اسرائیل کے لیے بھی یہ دعوت ایک اسٹریٹیجک جھٹکا تھی، خاص طور پر اس پس منظر میں جب وہ ایران کے خلاف عالمی حمایت حاصل کرنے کے لیے سرگرم ہے، اور پاکستان کی جانب سے ایران کی حمایت کے بیانات سامنے آچکے ہیں۔ اسرائیل چاہتا ہے کہ مسلمان ممالک ایران کے خلاف اس کے مؤقف کو تسلیم کریں، لیکن پاکستان کی غیر جانبداری اور اصولی موقف نے اسرائیلی اسٹریٹیجی کو متاثر کیا ہے۔ یہ تقریب درحقیقت ایک سفارتی وعسکری پیغام رسانی کا موقع تھی، جہاں فیلڈ مارشل جنرل سید عاصم منیر کی موجودگی نے عالمی سطح پر پاکستان کے وقار میں اضافہ کیا۔ ان کی موجودگی امریکی فوجی قیادت اور پینٹاگون کے لیے یہ ظاہر کرنے کا موقع تھی کہ پاکستان کی افواج خطے میں استحکام، پیشہ ورانہ رویے اور امن کے لیے ایک کلیدی کردار ادا کر رہی ہیں۔

اس تقریب کے بعد امریکا اور پاکستان کے عسکری تعلقات میں واضح بہتری دیکھنے میں آئی ہے۔ انٹیلی جنس تعاون، تربیتی پروگرامز، اور مشترکہ سیکیورٹی فورمز میں پاکستان کی شمولیت میں اضافہ ہوا ہے۔ دوسری طرف، یہ واقعہ پاکستان کے داخلی سیاسی اور عسکری حلقوں کے لیے بھی اعتماد اور حوصلے کا ذریعہ بنا ہے۔ پاکستان اب محض جنوبی ایشیا کی ایک ریاست نہیں بلکہ ایک سنجیدہ، موثر، اور باعزت اسٹریٹیجک شراکت دار ہے۔ یہی وہ پہلو ہے جس نے دشمن قوتوں کو بے چین کر دیا ہے، اور یہی بے چینی اس بات کا ثبوت ہے کہ پاکستان کی عالمی سطح پر بڑھتی ہوئی حیثیت انہیں ہضم نہیں ہو رہی۔

پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگ کے بعد خطے کی صورتحال تیزی سے تبدیل ہو چکی ہے۔ دونوں جوہری طاقتوں کے درمیان تصادم کے اثرات نہ صرف جنوبی ایشیا بلکہ مشرق وسطیٰ اور عالمی طاقتوں کی پالیسیوں پر بھی گہرے اثرات ڈال رہے ہیں۔ اس جنگ نے خطے میں پہلے سے موجود کشیدگی کو شدید تر کر دیا ہے اور مختلف ریاستیں اپنی پوزیشن از سر نو ترتیب دے رہی ہیں۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان

حالیہ جنگ کی بنیادی وجوہات میں سرحدی دراندازی، کشمیر کی صورتحال، اور بھارتی انتہا پسندانہ رویہ شامل تھا۔ جنگ کے فوری بعد جہاں دونوں ممالک نے بھاری جانی و مالی نقصان اٹھایا، وہیں عالمی برادری کو بھی خطے میں امن واستحکام کی فکر لاحق ہوئی۔

اس جنگ کے بعد پاکستان کی سیاسی اور عسکری قیادت نے سفارتی محاذ پر تیزی سے متحرک کردار ادا کیا۔ چین اور ترکی جیسے دوست ممالک نے کھل کر پاکستان کے مؤقف کی حمایت کی جبکہ خلیجی ممالک نے ثالثی کی کوششیں شروع کریں۔ دوسری جانب بھارت کو اندرونی سطح پر شدید سیاسی واقتصادی دباؤ کا سامنا ہے۔ جنگ کے بعد عوامی سطح پر حکومت پر سخت تنقید کی جارہی ہے کہ وہ کشیدگی کو سفارتی راستے سے حل کرنے میں ناکام رہی ہے۔

اس خطے کی مجموعی سیکیورٹی صورتحال اس وقت مزید پیچیدہ ہوگئی، جب ایران اور اسرائیل کے درمیان کھلی جنگ کا آغاز ہوا۔ ایران نے اپنے جوہری پروگرام اور علاقائی خودمختاری کے دفاع کے لیے سخت موقف اختیار کیا، جبکہ اسرائیل نے اپنے روایتی انداز میں پیش بندی حملے کیے۔ اس جنگ میں نہ صرف میزائل اور ڈرون حملے شامل ہیں بلکہ سائبر وارفیئر اور پراکسی ملیشیاؤں کا استعمال بھی واضح طور پر دیکھا جارہا ہے۔ ایران اور اسرائیل کی جنگ نے مشرق وسطیٰ میں طاقت کے توازن کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔

اس وقت عرب ممالک شدید سفارتی دباؤ میں آگئے ہیں کہ وہ کس طرف کھڑے ہوں۔ کچھ ممالک خاموشی اختیار کیے ہوئے ہیں جبکہ

بعض نے عالمی طاقتوں کے ساتھ مل کر جنگ بندی کی کوششیں شروع کر دی ہیں۔ اسرائیل اور بھارت کا اسٹریٹیجک گٹھ جوڑ ایک بار پھر نمایاں ہوا ہے۔ دونوں ممالک نے پاکستان اور ایران کے خلاف مشترکہ بیانیہ اپنانے کی کوشش کی ہے، جس میں میڈیا پروپیگنڈا، فیک نیوز اور سائبر حملے شامل ہیں۔ پاکستان کو FATF جیسے عالمی اداروں کے ذریعے دباؤ میں لانے کی کوششیں ہوئیں، جبکہ ایران کو جوہری خطرے کے طور پر پیش کیا گیا۔ پاکستان نے اس بدلتی ہوئی صورتحال میں بڑی حکمت عملی سے کام لیا ہے۔ ایک جانب اس نے بھارت کے ساتھ جنگ بندی کے بعد سرحدوں پر چوکسی بڑھائی، تو دوسری جانب ایران کے ساتھ سفارتی تعلقات کو مستحکم کیا۔ پاکستان نے واضح کیا ہے کہ وہ مشرق وسطیٰ میں کسی بھی

جنگ کا حصہ نہیں بنے گا، لیکن ایران کے خلاف کسی بھی جارحیت کو نظرانداز بھی نہیں کیا جائے گا۔ یہ تمام واقعات اس حقیقت کی عکاسی کرتے ہیں کہ دنیا ایک نئے سفارتی، عسکری اور نظریاتی بلاک کی جانب بڑھ رہی ہے۔ امریکا اور مغربی طاقتیں اسرائیل کے ساتھ کھڑی نظر آتی ہیں، جبکہ چین، روس اور ترکی جیسے ممالک ایران اور پاکستان کے مؤقف کو سمجھنے اور سراہنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مجموعی طور پر خطے کی صورتحال انتہائی حساس اور غیر یقینی ہے۔ کسی بھی وقت حالات ایک اور بڑی جنگ کی طرف جا سکتے ہیں، اگر عالمی طاقتوں نے دانشمندی کا مظاہرہ نہ کیا۔ پاکستان کے لیے یہ وقت نہایت اہم ہے، کیونکہ اسے اپنی دفاعی، سفارتی اور داخلی پالیسیوں کو ہم آہنگ رکھتے ہوئے عالمی سطح پر اپنی خودمختاری اور امن کا پیغام مؤثر انداز میں دینا ہے۔ پاکستان اس وقت جس مقام پر کھڑا ہے، وہاں نہ صرف اسے اپنے دفاع کی فکر ہے بلکہ عالمی سیاست میں توازن

قائم رکھنے کی بھی ذمہ داری ہے۔ بھارت اور اسرائیل کے جارحانہ رویے، ایران اور اسرائیل کی جنگ، اور عالمی قوتوں کی ترجیحات یہ سب مل کر جنوبی ایشیا اور مشرقِ وسطیٰ کو ایک نئی شکل دے رہے ہیں، اور پاکستان کو ان بدلتے حالات میں محتاط، مضبوط اور باوقار کردار ادا کرنا ہوگا۔

خطے میں بڑھتی ہوئی کشیدگی، نظریاتی تقسیم، اور جنگی فضا کے درمیان پاکستان کے لیے چیلنجز بے شمار ہیں، لیکن مواقع بھی اسی شدت سے موجود ہیں۔ فیلڈ مارشل عاصم منیر کا امریکا میں شاندار استقبال، عالمی عسکری قیادت سے براہ راست ملاقاتیں، اور پاکستان کے مؤقف کی پذیرائی، اس بات کا اشارہ ہے کہ دنیا پاکستان کو محض ایک علاقائی قوت نہیں بلکہ ایک سنجیدہ، ذمہ دار اور مؤثر عالمی شراکت دار کے طور پر دیکھنے لگی ہے۔ ان بدلتے عالمی حالات میں پاکستان کو نہ صرف اپنی دفاعی پوزیشن مضبوط رکھنی ہوگی بلکہ سفارتی محاذ پر بھی بھرپور چوکسی دکھانی ہوگی۔ دشمن قوتوں کے پروپیگنڈے، فیک نیوز، اور اسٹریٹیجک دباؤ کا مقابلہ صرف اسی صورت ممکن ہے جب ریاستی ادارے، سیاسی قیادت اور عوام ایک صفحے پر ہوں۔ یہ وقت پاکستان کے لیے فیصلہ کن ہے جہاں ہر قدم دانشمندی سے اُٹھانا ہوگا، تاکہ نہ صرف ملکی خودمختاری محفوظ رہ سکے بلکہ عالمی منظرنامے میں پاکستان ایک امن پسند، تزویراتی طور پر بالغ، اور باعزت ریاست کے طور پر اپنی شناخت مزید مستحکم کر سکے۔

کشتن ابلیس کارے مشکل است

(ابلیس کو مارنا مشکل کام ہے)

اسما بابر

(۶ کتابوں کی مصنفہ ہیں، نوائے وقت کی کالم نگار ہیں، ماہنامہ ہلال کی مستقل لکھاری ہیں اور ریڈیو لاہور میں کمپیئر ہیں)

دیکھنا یہ ہے کہ ایران اور اسرائیل کے درمیان دشمنی اور فساد کی اصل جڑ کون سا مسئلہ ہے حالانکہ نہ تو ان کی سرحدیں باہم ملتی ہیں نہ ہی ان کے مفادات آپس میں متصادم ہیں۔ ایران ایک قدیم ترین ملک ہے۔ جو ما قبل اسلام دنیا کی عظیم ترین عالمی طاقت رہا ہے جو اپنی ہم پلہ رومیوں کے مقابل ہمیشہ صف آرا رہتے تھے جبکہ رومی جنرل ٹائٹس نے اڑھائی ہزار سال پہلے 70اے ڈی میں بنی اسرائیل کی مسلسل شرانگیزیوں اور ریشہ دوانیوں سے تنگ آ کر انہیں ارض فلسطین سے جبراً بے دخل کر دیا بیت المقدس مسلمانوں نے فتح کر لیا، تو حضرت عمرؓ نے یہودیوں کو مذہبی رسوم کی ادائیگی کیلئے شہر میں آنے کی اجازت مرحمت فرمادی مگر شہر کو کشیدگی اور خون ریزی سے پاک رکھنے کیلئے مستقل رہائش اختیار کرنے پر پابندی عائد کردی پھر مقامی لوگوں کی اکثریت نے رفتہ رفتہ آفاقی اسلامی تعلیمات مساوات اور بہتر طرز حکمرانی سے متاثر ہو کر اسلام کو بحیثیت مذہب اختیار کر لیا۔

دوسری عالمگیر جنگ کے بعد اہل یورپ اور جرمنی کے ڈکٹیٹر ہٹلر نے یہودیوں کو چن چن کر نکال دیا اور اہل فلسطین کے باسیوں نے جو مسلم قومیت کا حصہ بن چکے تھے کھلے بازوں سے انہیں خوش آمدید کہا، جس کا خمیازہ ان کی نسلیں آج تک بھگت رہی ہیں۔ ایران گزشتہ چالیس دہائیوں سے فلسطینیوں پر اسرائیلی مظالم کے خلاف کھل کر آواز بلند کرتا آ رہا ہے۔ وہ اپنے درخشاں تاریخی پس منظر اور جنگجویانہ سرشت رکھنے کے باعث دشمنوں کے آگے سرنگوں ہوتے نظر نہیں آتے، البتہ اسرائیل اور اس کے سرپرست اگر فلسطینیوں کو ان کے جائز حقوق لوٹا دیتے تو مشرق

وسطیٰ میں مسلسل خون ریزی اور ہولناک جنگوں کا دروازہ بند ہوسکتا تھا۔

موجودہ جنگی منظرنامہ دیکھتے ہوئے لگ رہا ہے کہ پوری دنیا اسلامی ممالک کیلئے ایک جیسی پالیسی پر متفق ہے جو انہیں خودکفالت اور ہتھیاروں کے معاملے میں ایک خاص حد سے آگے نہیں بڑھنے دینا چاہتے۔ اسرائیل ایک غیر فطری اور مصنوعی ریاست ہے جس کو نظریہ اسلامی کو باطل ثابت کرنا اور مسلمانوں کو ترقی کرنے سے روکے رکھنے کا مشن سونپا گیا ہے

ایران، اسرائیل کی اس جنگ میں جنگی ٹیکنالوجی، دفاعی نظام اور عسکری صلاحیتوں کا اگر ہم جائزہ لیتے ہیں تو ہم پر ظاہر ہوگا کہ سال 2025 میں ایران اور اسرائیل کی براہِ راست فوجی جھڑپ محض دو ریاستوں کے درمیان کشمکش نہیں بلکہ ٹیکنالوجی کی دنیا میں داخل ہونے والی ایک نئی طرزِ جنگ کا مظہر بھی ہے۔ اس جنگ نے انسانیت کے روایتی تصور کو مکمل طور پر بدل کر رکھ دیا ہے۔ اب بندوقوں سے زیادہ (کوڈز) لڑتے ہیں، فوجیوں سے پہلے (ڈرون) پہنچ جاتے ہیں، اور لڑائیاں میدانِ جنگ کے بجائے (سائبر اسپیس) میں لڑی جاتی ہیں۔

ایسی جنگ میں بچنے کے مواقع کم ہوتے ہیں اور تباہ ہونے کے بہت زیادہ جنگ کا بدلتا ہوا نقشہ منفی نتائج کا حامل ہے۔

انسان اور مشین کی شراکت سے ایک ایسی حکمتِ عملی سامنے لانا جو برق رفتار ہو اور خطرناک نتائج رکھتی ہو۔ استعمال ہونے والی ٹیکنالوجی سے فوری نتائج سامنے لے آتی ہو اس کے نقصانات کا ازالہ ناممکن ہے۔

ایران نے اندرونی تحقیق اور حلیف قوتوں کی مدد سے ایسے ڈرون تیار کیے ہیں جو نگرانی، حملہ اور خودکش مشن انجام دے سکتے ہیں۔ اسرائیل نے مصنوعی ذہانت سے لیس ڈرون متعارف کروائے ہیں جو نشانے کو فوری پہچان کر کارروائی کرتے ہیں۔

دونوں ممالک نے ایک دوسرے کے انفراسٹرکچر پر سائبر حملے کیے۔ ایران نے اسرائیلی واٹر پلانٹس اور نیٹ ورکس کو نشانہ بنایا، جبکہ اسرائیل نے ایرانی میزائل سسٹمز میں خلل ڈال کر جوابی وار کیا۔ میزائل ڈیفنس سسٹمز کے تحت اسرائیل کا 'آئرن ڈوم' اور 'ڈیوڈز سلنگ' سینکڑوں حملوں کو روکنے میں کامیاب رہے، مگر ایرانی میزائلوں کی تعداد اور درستگی نے ان کے دفاعی نظام کو آزمائش میں ڈال دیا۔ ایران کے مقامی طور پر تیار کردہ میزائل، جیسے کہ 'خیبر' اور 'سجیل'، اُس کی صلاحیت کا ثبوت ہیں۔

اسرائیل نے AI پر مبنی کمانڈ سسٹمز کے ذریعے فوری فیصلوں میں برتری حاصل کی ہے۔ ایران نے چینی اور روسی ٹیکنالوجی کی مدد سے AI پر مبنی فیشل ریکگنیشن اور سرویلنس کو اپنایا ہے۔ الیکٹرانک میڈیا اور نفسیاتی جنگی اثرات نے تباہی مچا دی ہے۔

GPS نظام میں خلل، جھوٹی خبریں، اور سوشل میڈیا پر عوامی رائے کو متاثر کرنے والی مہمات، سب اس جنگ کا حصہ ہیں۔ جنگ کی سرحدوں سے باہر رسائی کا سلسلہ بہت خطرناک ہے۔

یہ جنگ صرف ایران اور اسرائیل تک محدود نہیں رہی۔ شام، لبنان، عراق اور بحیرہ احمر کے علاقوں میں بھی پراکسی گروپس کے ذریعے

لڑائی جاری ہے۔ جدید ہتھیاروں کی بدولت دور بیٹھ کر نشانہ لگانا ممکن ہوگیا ہے، جس نے روایتی سرحدی اہمیت کو کم کر دیا ہے۔ علاقوں اور انسانوں کو غیر محفوظ کر دیا ہے۔

پاکستان کے لیے اس جنگ کے حوالے سے بہت اہم پیغام یہ ہے کہ اب اسے بھی تیار رہنا چاہیے۔

پاکستان کے لیے یہ جنگ ایک وارننگ ہے۔ ہمیں اپنی دفاعی خود کفالت، سائبر سیکیورٹی، اور ہائبرڈ وارفیئر سے نمٹنے کی تیاری پر توجہ دینی ہوگی۔ یہ جنگ ہمیں یاد دلاتی ہے کہ چاہے جنگ کتنی ہی جدید کیوں نہ ہو، اس کا نتیجہ تباہی، ہجرت اور انسانی المیے کی صورت میں نکلتا ہے۔ نسلیں برباد ہو جاتی ہیں اور زمین بنجر ہو جاتی ہے۔

ایران، اسرائیل جنگ 2025 محض دو ریاستوں کا تصادم نہیں، بلکہ مستقبل کی جنگوں کا عکس ہے ایسی جنگیں جو خاموش، تیز رفتار اور خطرناک ہوتی ہیں۔ اس سے ہمیں سبق لینا چاہیے، نہ صرف ہتھیاروں کے متعلق، بلکہ جنگ کے اخلاقی اور انسانی پہلوؤں کے بارے میں بھی۔

پاکستان کو اس بدلتے منظر نامے میں خود کو محفوظ، باشعور اور جدید بنانا ہوگا جنگ کی پیش گوئی اب دروازے پر دستک دے رہی ہے۔

اسرائیل کے اخبار ٹائمز آف اسرائیل کے حملے کے متعلق انکشافات بھی سامنے آئے، اسرائیلی خفیہ ایجنسی موساد نے تہران کے قریب میکا زڈرون اڈہ بنایا، منصوبہ بندی اور انٹیلی جنس کی معلومات کے پیش نظر یہ حملہ تشکیل دیا گیا۔

ایران کے اندر درست ہتھیاروں کی تعیناتی منصوبے کا حصہ تھی، چھپی ہوئی گاڑیوں سے فضائی دفاع پر حملے کا مکمل منصوبہ بنایا گیا تھا تہران کے قریب میزائل اڈے نشانہ بنانے کی منصوبہ بندی تھی۔اسرائیل نے بڑی چالاکی کے ساتھ ایران پہ حملے سے قبل اپنے جاسوس داخل کئے جنھوں نے مقامی جاسوسوں کی مدد سے خفیہ آلات نصب کئے پھر سے حملے سے کئی روز قبل اپنے ڈرون طیارے داخل کئے جن کے ذریعے ایران کے ایئر ڈیفنس سسٹم کو تباہ کیا گیا، اسرائیل نے ایران کے اندر سے ہی دھماکہ خیز میزائل لانچ کئے حملے کی منصوبہ بندی کئی سالوں کا منصوبہ تھا، منصوبہ بندی کے تحت ایرانی سیکورٹی Establishment اور سائنس دانوں کو نشانہ بنایا گیا، حملے سے پہلے موساد کے کمانڈوز یونٹ نے ایرانی علاقے کے قریب گائیڈڈ ہتھیار نصب کئے ان ہتھیاروں نے درستی کے ساتھ اپنے اہداف کو نشانہ بنایا دوسرے مرحلے میں ایران کا سمگلنگ کی گئی گاڑیوں سے فضائی دفاع غیر فعال کیا گیا، ان گاڑیوں نے اسرائیلی لڑاکا طیاروں کیلئے راستہ فراہم کیا، اسرائیل نے جب جنگ فلسطینیوں کے خلاف شروع کی تھی تو کہا تھا کہ ہم فلسطین سے حماس کا بدلہ لے رہے ہیں جبکہ یہ غلط بیانی تھی اسرائیل فلسطین کا یہ معاملہ صدیوں پرانا ہے اس کا جھوٹ اس طرح سامنے آیا کہ پہلے اس نے Base پہ پھر Residental Area پر حملہ کیا وہاں سے لوگ تباہ حال ہو کر Refugi camp پہنچ گئے پھر اس Camp کو نشانہ بنایا اور زخمی لوگوں کا علاج کرنے والے ڈاکٹرز کو بھی نہ بخشا، ہسپتالوں کو تباہ کیا۔

یہ کیا بدلہ ہے؟ کہ آپ نہتے لوگوں کو بے گناہ انسانوں، بچوں، عورتوں، بوڑھوں، عبادت گاہوں، درسگاہوں، علاج گاہوں کو مسمار کر رہے ہیں جلا کر راکھ کر رہے ہیں۔اسرائیل جو معصومیت کا ڈھونگ رچاتا ہے وہ صرف دھوکہ اور جھوٹ ہے، سیاہ چہروں پہ سیاہ نقاب پہنے وہ اپنے کردار کی سیاہی سے ارض پاک کو بے گناہوں کے خون سے رنگنا چاہتے ہیں ہم U N کی بات کیا کریں کہ جب بھی کبھی یہ Resoltion پاس ہوا کہ جنگ بندی کی جائے تو UN ویٹو کر دیتا ہے، شرمناک بات یہ بھی ہے کہ ہندوستان اس کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے، اہم خبروں میں ایک خبر یہ بھی تھی کہ ایران کے پاس اتنے میزائل ہیں جتنے اسرائیل کے پاس Interceptors ہیں۔ ایران میزائل داغ رہا ہے تو امریکہ اسرائیل کو پوری مدد فراہم کر رہا ہے، ماہرین کا کہنا ہے کہ اسرائیل کا دفاعی نظام ایران کے حملے روکنے میں ناکام رہا ہے۔

ابھی تک وقتاً فوقتاً حملے کئے جا رہے ہیں، عام طور پہ ایران چھوٹی رینج سے بڑی رینج تک کے حملے کرتا ہے اور اسرائیل ایئر اٹیک بھی کر رہا ہے اور میزائل اٹیک بھی، اسرائیل نے اس سال کے شروع میں ایک مرتبہ حملہ پہ ایران کا ایئر ڈیفنس کمزور کر دیا تھا، اسرائیل کے پاس جو جہاز ہیں وہ امریکہ کے 35F جہاز ہیں جو Fighter جہاز ہیں جن کو ہدف بنانا ان کی Location کو سمجھنا ذرا مشکل ہوتا ہے ایران نے گو کہ دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے تین سے چار 35F مار گرائے ہیں ایران نے اسرائیل پہ ایک دن میں دس سے سترہ اٹیک کئے، جس سے اسرائیل کو کافی نقصان ہوا ہے، مگر اسرائیل نے کافی حد تک Black out کیا ہوا ہے، ان کے Bloggers ان کے Ifluencers کو ان کے میڈیا Outlets کو بھی اور انٹرنیشنل میڈیا کو بھی رسائی نہیں دی جا رہی۔ایک میڈیا ہے جو کافی حد تک حقائق کی بنیاد پہ رپورٹنگ کرتا

آیا ہے ''الجزیرا''۔

الجزیرا کو اسرائیل نے اپنی علاقائی حدود میں رپورٹنگ کرنے سے روک دیا ہے اور ان کے دفاتر خالی کروا دیے گئے ہیں اس کی وجہ سے اسرائیل ہمسائی ریاست Jordan سے چلاتا ہے۔ Isfahan, Natanz اور Busheher جیسی نیوکلیئر تنصیبات کو نشانہ بنایا ہے۔ دنیا میں دعویٰ کیا جاتا ہے کہ اسرائیل کا فضائی دفاع ایران سے اتنے شدید ردعمل اور حملے کی توقع نہیں کر رہا تھا کیونکہ اسرائیل کا Five Layered Air Defence System "Iron Domb" "David Sling" " Arrow " Patriot " "Thaad" شامل ہیں۔

یہ 2000 سے لے کر 2500 تا 3000 تک کے Range کے میزائل کو نشانہ بنا سکتے ہیں مگر ایران کے میزائل نے جو Hypersonic, Super Sonic میزائل ہے ان کے ایئر ڈیفنس کے سسٹم کو بہت حد تک Panetrate کر کے بہت جگہوں پہ شدید نقصان پہنچایا ہے جو کہ اسرائیل اور US کو توقع نہیں تھی۔

ان وجوہات کی بناء پر اسرائیل اپنے مقصد میں اس سازشی جنگ میں کامیاب نہیں ہوا اس لئے وہ امریکہ کو بار بار جنگ میں War Mongring اور False دعویٰ کر کے گھسیٹنا چاہ رہا ہے، چونکہ امریکہ میں اسرائیل لابی بہت طاقتور ہے امریکہ بھی ایران کو اسرائیل کا دشمن

مانتا ہے جہاں تک متفق ہونے کی بات ہے تو وہاں پہ Nato اور EU یورپین ممالک اور US ابھی تک اسرائیل کے ساتھ ہیں جیسے فرانسیسی صدر میکرون، جرمنی کے چانسلر اور آسٹریلیا جیسے مختلف ممالک کی طرف سے بھی بیانات آچکے ہیں۔ یہ پیش گوئی تھی کہ امریکہ اسرائیل کے ساتھ بڑے بھائیوں والا کردار ہمیشہ سے نبھاتا رہا ہے وہ اس جنگ میں بھی ضرور اپنا کردار ادا کرے گا۔

جبکہ 2003 میں خامنہ ای نے ایران کا نیوکلیئر پروگرام بھی بند کروادیا تھا۔ مگر اسرائیل آج بھی کہتا ہے کہ نیوکلیئر ہتھیار ہیں، مگر IAEA نے بھی کہا ہے کہ ایران بے شک NPT کے تحت اپنے فرائض مکمل طور پر سرانجام نہیں دے رہا، لیکن حقیقت ہے کہ ایران Nuclar Weapon بنانے کی کوشش بھی نہیں کر رہا۔

اگر دیکھا جائے تو ایران ممبر ہے NPT کا جس کے تحت وہ بم بنا اور رکھ نہیں سکتا، IAFA تھی جو نیشنل انٹیلی جنس کی انچارج ہے اس نے بھی ایران کے نیوکلیئر میزائل پروگرام کے Active ہونے کی رپورٹ کی تردید کردی ہے۔ ایران IAEA سے مستقل بنیادوں پر انسپکشن کرواتا رہتا ہے۔ مگر اسرائیل اور امریکہ یہ رپورٹ ماننے سے انکاری ہو چکا ہے۔ اور امریکہ اسرائیل کی بے بنیاد خبروں کو حقیقت سمجھتا ہے، ایران کی "Main Nuclear Facility "Fordow ایک بہت مخصوص اور محفوظ جگہ پہ انڈر گراؤنڈ موجود ہے جس کو نشانہ بنانے کی صلاحیت صرف امریکہ کے پاس ہے اس لئے اسرائیل کی کوشش ہے کہ امریکہ کو اس جنگ میں لایا جائے کیونکہ امریکہ اپنے B2 Bomber جہاز سے Bunker Buster 1300 kg گرا کر ہی اس Facility کو نشانہ بنا سکتا ہے اس لئے امریکہ نے اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے مڈل ایسٹ میں اپنا ملٹری پوسٹر Miltry Posture تبدیل کر لیا ہے اور Non Combants کو واپس بلا لیا ہے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اگر امریکہ اس جنگ میں شامل ہوا تو مڈل ایسٹ میں فوجی تنصیبات ایران کیلئے آسان ہدف ہونگی۔

اسرائیل نے 13 جون کے آپریشن (شیرِ برخاستہ) کا نام دیا اور ایران نے اپنے شب جوابی حملے کو آپریشن (وعدہ صادق سوم) نام دیا۔

اس کرہ ارض میں بسنے والے ہر انسان سے، ہر ریاست سے تمام امن پسند ہیومن رائٹس گروپس سے ایک سوال ہے کہ کون اس جنگی صورتحال میں امن کا سفیر بنے گا اور اللہ کی زمین کو لہو سے رنگ دینے کے اس بہیمانہ عمل کو روکے گا کہ آج ظلم کا نشانہ بننے والے نہیں رہے تو خاموش رہ کر تماشا دیکھنے والے بھی نہیں رہیں گے۔

ہماری مطبوعات

نمبر شمار	مطبوعات	زبان	قیمت پاکستانی روپے	قیمت امریکی ڈالر
1	قائداعظم محمد علی جناح خطبات اور بیانات بطور گورنر جنرل 1947ء تا 1948ء (مجلد)	انگریزی	150/-	$-05
2	قائداعظم محمد علی جناح خطبات اور بیانات بطور گورنر جنرل 1947ء تا 1948ء (پیپر بیک)	انگریزی	150/-	$-05
3	قائداعظم محمد علی جناح خطبات اور بیانات بطور گورنر جنرل 1947ء تا 1948ء (پیپر بیک)	اردو	350/-	$-17
4	قائداعظم محمد علی جناح (تصویری البم) 1876ء تا 1948ء (مجلد)	انگریزی	350/-	$-17
5	قائداعظم محمد علی جناح (تصویری البم) 1876ء تا 1948ء (پیپر بیک)	انگریزی	350/-	$-17
6	قائداعظم کے سنہری اقوال	انگریزی	100/-	$-04
7	اقوال قائداعظم (پیپر بیک)	انگریزی	50/-	$-03
8	قائداعظم کے بانی محمد علی جناح	انگریزی	400/-	$-15
9	جناح اور ان کا دور (از عزیز بیگ)	انگریزی	250/-	$-10
10	مادرِ ملت سرمایۂ ملت	اردو	250/-	$-10
11	مادرِ ملت تصویری البم	اردو	250/-	$-10
12	پاکستان [illegible]	انگریزی	200/-	$-04
13	پاکستان کرونولوجی 1947ء تا 2006ء (چوہدری)	انگریزی	450/-	$-17
14	پاکستان کرونولوجی 1947ء تا 2006ء (پیپر بیک) (چوہدری)	انگریزی	400/-	$-15
15	پاکستان ـ [illegible]	انگریزی	250/-	
16	پاکستان ـ بنیادی حقائق	انگریزی	50/-	$-02
17	آئینۂ پاکستان ایک مطالعاتی تصویر	انگریزی	2000/-	$-120
18	پاکستان ـ [illegible] (محمد امین ـ ڈنکن ولیٹس ـ گراہم ہینکاک)	انگریزی	1000/-	$-20
19	پاکستان آئینی مسودہ کی نظر میں ([illegible])	انگریزی، عربی، فرانسیسی، چینی	500/-	$-20
20	اسلامی تصویری خطاطی	انگریزی	2500/-	$-125
21	چولستان کے لوک گیت	انگریزی	60/-	
22	[illegible]	انگریزی	200/-	$-12
23	ٹرک آرٹ	انگریزی	200/-	$-08
24	گندھارا آرٹ ان پاکستان (از ڈاکٹر احمد حسن دانی)	انگریزی	100/-	$-04
25	مسلم آرکیٹیکچرل ہیریٹیج آف پاکستان (از ڈاکٹر احمد حسن دانی)	انگریزی	100/-	$-04
26	اسلامی معاشرتی اقدار	اردو	15/-	$-01
27	دستِ افکار ([illegible] شاعری سے انتخاب)	اردو	100/-	$-04
28	[illegible] (عبدالستار ایدھی)	انگریزی	615/-	$-50
29	ماہِ نو غالب (خصوصی ایڈیشن)	اردو	500/-	$-60
30	ماہِ نو اقبال (خصوصی ایڈیشن)	اردو	350/-	$-17
31	ماہِ نو قائداعظم (خصوصی ایڈیشن)	اردو	500/-	$-60
32	ماہِ نو فیض (خصوصی ایڈیشن)	اردو	500/-	$-60
33	ماہِ نو احمد فراز (خصوصی ایڈیشن)	اردو	500/-	$-60
34	ماہِ نو احمد ندیم قاسمی (خصوصی ایڈیشن)	اردو	400/-	$-60
35	ماہِ نو جالب نمبر (خصوصی ایڈیشن)	اردو	500/-	$-60
36	ماہِ نو منٹو (خصوصی ایڈیشن)	اردو	400/-	$-60
37	ماہِ نو انتخاب دوم (خصوصی ایڈیشن)	اردو	400/-	$-60
38	ماہِ نو انتخاب 2018 (خصوصی ایڈیشن)	اردو	400/-	$-60
39	ماہِ نو سرسید احمد خان (خصوصی ایڈیشن)	اردو	400/-	$-15
40	ماہِ نو [illegible] (خصوصی ایڈیشن)	اردو	400/-	$-60
41	ماہِ نو (ماہنامہ) (گزشتہ شمارے)	اردو	100/- فی شمارہ	
42	ماہِ نو (ماہنامہ) (آن لائن)	اردو		
43	پاک جمہوریت ([illegible]) (خصوصی ایڈیشن)	اردو	10/-	
44	پاک جمہوریت (ماہنامہ) (گزشتہ شمارے)	اردو	100/- فی شمارہ	
45	پاک جمہوریت (ماہنامہ) (آن لائن)	اردو		
46	پاکستان پکٹوریل	انگریزی	200/-	$-120

رابطہ برائے خریداری

منیجر: ڈائریکٹوریٹ جنرل آف الیکٹرانک میڈیا اینڈ پبلی کیشنز، بی۔ ایف بلڈنگ زیرو پوائنٹ، اسلام آباد، پاکستان۔ فون: 051-9252182 فیکس: 051-9252176

DIRECTORATE OF ELECTRONIC MEDIA AND PUBLICATIONS

ڈائریکٹوریٹ آف الیکٹرانک میڈیا اینڈ پبلی کیشنز، اسلام آباد

ریجنل آفس: 291اے، ایم اے جوہر ٹاؤن لاہور۔